چوتھا ایڈیشن

نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

ظہور محمد بن عبداللہ المہدی حفظہ اللہ

جمع و تالیف

حضرت مولانا مفتی خالد انور پورنوی صاحب مظاہری دامت برکاتہم

جنرل سکریٹری رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار

استاذ شعبہ عربی جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ

تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

ڈائریکٹر المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد



جامع مسجد دمشق کا سفید مینار

جہاں پر حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔

شائع کردہ

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ (بہار) شاخ کل ہند رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

Office : Jamia Madania Sabalpur, Patna - 800 009

MILLAT COLLEGE

Laheriasarai (Darbhanga)

DUPLICATE

College Leaving Certificate

No. 951 Date 7.3.91

Tirhut Printig Press, Lahhria-arai.

This is to certify that Shri Shakeel Ahmad Khan was a student of this college during the session 1984-86. He appeared at the I. Sc. examination of the ~~University~~/BIEC. held in the month of April 1986. He was declared Pass/~~Fail~~ and was placed in the Second Division/~~Class~~.

Duplicate C.L.C. issued on the basis of affidavit No. 3 of 27.2.1991.

Issuing Asstt.

Date :-

S.N. Akhtar 7.3.91

Principal

Principal MILLAT COLLEGE Laheriasarai (Darbhanga)

یہ شکیل احمد خان کا سرٹیفیکیٹ ہے،

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا نام شکیل احمد خان ہے، محمد شکیل نہیں ہے۔

15931

BIEC No. ....

Bihar Intermediate Education Council, Patna

(Through L. N. Mithila University, Darbhanga)

I. Sc.

Date 13.12.1986

The following are the marks obtained by ... शकील अहमद खाँ ... No. 7965

Enlistment No. D-3852-84 ... at the INTERMEDIATE EXAMINATION IN SCIENCE 1986 held in the month of ... April ... 1986

SUBJECTS	R. B. (Hn.)	R. B.	M.B.	Total	L. & L. Compulsory	PHYSICS Theory	PHYSICS Practical	Chemistry Theory	Chemistry Practical	Biology Theory	Biology Practical	Mathematics	Additional Theory	Additional Practical	Grand Total	REMARKS
																1st Div.-Minimum 540 marks; 2nd Div.-Minimum 405 marks; 3rd Div.-; Distinction 75% in the Subject.
Full Marks	100	50	50	100	200	150	50	150	50	150	50	200	150/200	50		1st Div / 2nd Div. / 3rd Div. / Pass / Fail
Pass Marks	30			30	60	45	20	45	20	45	20	60	45/60	20		
Marks obtained by the Candidate		24	32	56	86	65	40	77	43			103			470	2nd div

Signature of the Tabulator

Controllor of Examinations.

L. N. M. U Press, Dar.-UJ 45 B/85-86-50,000

یہ شکیل احمد خان کا سرٹیفیکیٹ ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا نام شکیل احمد خان ہے، محمد شکیل نہیں ہے۔

اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (التحریم، آیت 6)

نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام

ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی حفظہ اللہ

قرآن واحادیث کی روشنی میں دونوں شخصیات کا الگ الگ تذکرہ

چوتھا ایڈیشن مزید حذف واضافہ کے ساتھ

||

جمع وتالیف

(مفتی) خالد انور پورنوی المظاہری

استاذ شعبہ عربی جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ

جنرل سکریٹری رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار

7004531317=9934556027

انتساب

اپنی والدہ مرحومہ اور والد محترم کے نام؛ جن کی وجہ سے میں کچھ پڑھ سکا۔ والدہ مرحومہ کو اللہ غریق رحمت کرے، اور والد محترم کا سایہ تادیر قائم رکھے، آمین، اپنے تمام اساتذہ کرام کے نام جنہوں نے تراش کر ایک نالائق کو اس لائق بنادیا، اللہ انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

اور میری شریکِ حیات کے نام؛ جن کی وجہ سے یکسوئی کے ساتھ، ہم کچھ لکھ، پڑھ لیتے ہیں، اللہ انہیں بھی خوب سے خوب بدلہ دے، آمین

حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ بانی جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ کے نام؛ جنہوں نے دینی، تعلیمی، تدریسی، تربیتی، تحریکی، اور فکری میدانوں میں خدمات کا موقع عنایت فرمایا۔

مدرسہ سراج العلوم شہریا (پورنیہ)، دارالعلوم امامیہ ست بھیٹہ ہاٹ (پورنیہ) جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، (یوپی) المعہد العالی للتدریب فی الافتاء والقضاء پھلواری شریف پٹنہ، اور جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ کے نام؛ جہاں رہ کر میں نے کچھ لکھنا اور پڑھنا سیکھا۔

نام کتاب:—	نزولِ عیسی ابن مریم ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی	
مولف:—	مفتی خالد انور پورنوی المظاہری	7004531317
سن اشاعت:—	۱۴۴۸ مطابق ۲۰۲۶	
ایڈیشن	چوتھا ایڈیشن مزید حذف واضافہ کے ساتھ	
ملنے کے پتے:—	جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ—9	خدیجہ منزل شہریا، پورنیہ
زیر اہتمام	رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار	7004531317
ناشر:—	رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار	دفتر: جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ

گذارش: اپنی طرف سے، اپنے والدین اور اپنے مرحومین رشتہ داروں کی طرف سے اس کتاب کو خریدیئے، اور لوگوں کو تحفہ میں دیجئے، آپ کا یہ عمل صدقہ جاریہ ہوگا، جس کا ثواب آپ کو ملتا رہے گا۔ ان شاء اللہ ____________ خالد انور پورنوی، المظاہری

پیش لفظ

یہ دنیا فانی ہے، اسے ایک دن فنا ہو جانا ہے، اسے ہم قیامت کے دن سے تعبیر کرتے ہیں، قرآن کریم میں جا بجا اس کا ذکر ہے، لیکن اس کا وقوع کب ہوگا؟ اس کا علم سوائے رب العالمین، احکم الحاکمین، اور اللہ جل جلالہ کے کسی کو نہیں ہے، ہاں مگر نبی کریم ﷺ نے وقوع قیامت سے پہلے کی کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں، دجال کا خروج، آسمان سے حضرت عیسی ابن مریم کا نزول اور حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کا ظہور بھی انہی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

ایک مومن کے لئے ان تمام احکامات پر اجمالا و تفصیلا ایمان لانا ضروری ہے، جن کا حکم آپ ﷺ نے اجمالا و تفصیلا دیا ہے، یا کسی چیز کے بارے میں پیشین گوئی دی ہے، اس پر یقین و اعتماد کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے، لیکن امامت حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کریں گے، پھر حضرت عیسی ابن مریم دجال کو قتل کریں گے۔

احادیث میں اس بات کی مکمل وضاحت موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور حضرت محمد بن عبداللہ المہدی دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کا نزول آسمان سے ہوگا، اور حضرت مہدی (محمد بن عبداللہ) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گے، اور وقت پر وہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ تھا کہ وہ خود عیسیٰ بھی ہے، اور مہدی بھی ہے، (نعوذ باللہ) اپنی اس بات کو درست کرنے اور دنیا کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے کہنے لگا کہ عیسی مسیح اور مہدی دونوں ایک ہی ہیں، بالکل یہی دعویٰ دربھنگہ کا رہنے والا شکیل بن حنیف خان کا بھی ہے، اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے بھولے، بھالے نوجوان؛ شکیل بن حنیف خان کے دام فریب میں پھنستے جا رہے ہیں۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ سب سے اہم اور بنیادی چیز جہالت ہے، دین سے دوری اور دین کی بنیادی تعلیمات سے ناواقفیت ہے،شکیل بن حنیف خان کی جانب سے ایسے ہی نوجوانوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو دین، ایمان، عقائد، اور اسلام کے بنیادی تعلیمات سے واقف نہیں ہیں۔

علماء کرام سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہے،شکیل بن حنیف اور اس کے جھوٹے پر چارکوں کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ تم علماء کرام کی مجلسوں میں مت جاؤ، ان سے میل جول مت رکھو، ان کی باتیں مت سنو۔اور جب ہمارے نوجوان ناسمجھی میں اس طرح کی گمراہ کن باتوں کو سنتے ہیں تو بہت جلد اس طرح کے فتنوں کا شکار بھی ہوجاتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

اس لئے کہ علماء کرام دین کے پیشوا، اور رہنما ہیں، وہ نائب رسول ﷺ ہیں، ان کا کام دین کی صحیح رہنمائی کرنا اور روحانی بیماریوں کی تشخیص کر کے ان کا علاج کرنا ہے۔ان سے الگ رہ کر منزل مقصود تک صحیح وسالم نہیں پہونچ سکتے ہیں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ وقت سے پہلے اس فتنہ، اور اس کی زہرناکیوں سے لوگوں کو، نوجوانوں کو آگاہ کریں، اور بتائیں کہ شکیل بن حنیف خان جھوٹا، مکار جیسے لوگوں سے خود کو بچائیے، اس لئے کہ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، سنی اور جمہور علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ شکیل بن حنیف خان اور اس کے ماننے والوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

یہ کتاب "نزولِ عیسی ابن مریم، ظہورِ محمد بن عبد اللہ المہدی" کا یہ چوتھا ایڈیشن ہے، اس مقصد کے تحت آپ تک پہونچانے کی ہم نے جسارت کی ہے، کہ ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے، آپ سے گذارش ہے کہ اس طرح کی کتاب اور ردفتنہ شکیلیت کے خلاف کتابچہ اور پمفلٹ کی اشاعت میں حصہ دار بن کر تحفظ ختم نبوت تحریک کے لئے معاون ومددگار بنئے!

اللہ اس کتاب کو قبول فرما کر ہم سب کی ایمان کی سلامتی کا ذریعہ بنائے۔آمین

تقریظ

فقیہ العصر، نمونہ اسلاف حضرت اقدس مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی دامت برکاتہم
صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، ڈائرکٹر المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد

اسلامی عقائد کی عمارت جن بنیادوں پر استوار ہے، ان میں ایمان بالغیب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، یہ ایمان صرف ان حقائق تک محدود نہیں جو گزر چکے ہیں؛ بلکہ ان وعدوں کو بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، جو ابھی ظہور پذیر ہونے ہیں، قرآن مجید نے جہاں گزشتہ امتوں کے واقعات بیان کیے ہیں، وہیں مستقبل کے بعض اہم واقعات کی بھی خبر دی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی ایسی تفصیلات بیان فرمائی ہیں جو اسلامی عقیدے کا مستقل حصہ بن چکی ہیں۔

انہی حقائق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور حضرت مہدی کے ظہور کا مسئلہ بھی شامل ہے، جس پر امت کا علمی سرمایہ صدیوں سے محفوظ چلا آرہا ہے، یہ موضوع محض مستقبل کے کسی واقعے کی خبر نہیں؛ بلکہ اس حقیقت کی یاددہانی بھی ہے کہ تاریخ کا سفر بے سمت نہیں ہے، اس کائنات کا ایک رب ہے، جو اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے، اپنے دین کو غلبہ عطا کرتا ہے اور ظلم وفساد کے بڑھتے ہوئے اندھیروں کے بعد عدل وہدایت کی نئی صبح طلوع فرماتا ہے، اس اعتبار سے نزولِ مسیح اور ظہورِ مہدی کی بشارتیں مسلمانوں کے لیے امید، استقامت اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین کا سرچشمہ ہیں۔

دورِ حاضر میں اس موضوع کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ایک طرف جدید فکر نے غیب سے متعلق بہت سے عقائد کو محض عقل کی ترازو پر تولنے کی کوشش کی ہے، دوسری طرف بعض حلقوں نے ضعیف اور موضوع روایات، غیر مستند حکایات اور بے بنیاد پیش گوئیوں کو اس موضوع کے ساتھ اس طرح خلط ملط کر دیا ہے کہ حقیقت اور افسانہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو گئے ہیں، اس کے نتیجے میں ایک طبقہ غیر معمولی واقعے کو علاماتِ

قیامت سے جوڑنے لگتا ہے، جبکہ دوسرا طبقہ ان احادیث ہی کو مشکوک قرار دے کر اس پورے عقیدے سے دست بردار ہونے کی دعوت دیتا ہے، افراط وتفریط کی یہی فضا اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس مسئلے کو خالص علمی بنیادوں پر قرآن وسنت، صحیح احادیث اور ائمہ امت کی تشریحات کی روشنی میں ازسرِنو پیش کیا جائے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں مہدویت کے نام پر متعدد جھوٹے دعوے سامنے آئے، جنہوں نے امت کے اندر فکری انتشار پیدا کیا، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے متعلق بھی مختلف تاویلات اور بعید از قیاس تعبیرات پیش کی گئیں، اس صورتِ حال میں ایک ایسی متوازن، مستند اور مدلل تحقیق کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی ہے، جو نہ جذبات کی اسیر ہو، نہ انکارِ حدیث کے رجحان سے متاثر؛ بلکہ اہل سنت والجماعت کے علمی منہج کے مطابق اس پورے مسئلے کو واضح کرے، زیرِ نظر کتاب اسی ضرورت کا جواب ہے، اس میں مصنف نے نہ غیر ضروری مناظرانہ اسلوب اختیار کیا ہے اور نہ ہی محض روایات کا انبار لگانے پر اکتفا کیا؛ بلکہ کوشش کی ہے کہ اس موضوع سے متعلق بنیادی نصوص، محدثین کی آراء، ائمہ امت کی تشریحات اور علمی دلائل کو ایک مربوط ترتیب کے ساتھ پیش کیا جائے، تاکہ قارئین اس مسئلے کو اس کے صحیح علمی پس منظر میں سمجھ سکے، اختلافی مباحث میں بھی اعتدال، تحقیق اور انصاف کو ملحوظ رکھا گیا ہے، جو اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

مؤلفِ کتاب عزیز مکرم مولانا خالد انور پورنوری صاحب نوجوان اور علم وتحقیق کے جذبے سے سرشار عالم دین ہیں، اور تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ ہیں اور مستقبل میں ان سے مزید اہم دینی خدمات متوقع ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے لیے ذخیرۂ آخرت اور پڑھنے والوں کے لیے مفید بنائے۔

۱۷ صفر ۱۴۴۸ھ۔ یکم اگست ۲۰۲۶ء

کلماتِ تقدیم

حضرت مولانا کبیر الدین فاران صاحب مظاہری دامت برکاتہم

ناظم مدرسہ قادریہ مسرواالاضلع سرمور ہماچل پردیش، مہتمم جامعہ زکریا سید پور، کرنکیا، ارریہ
بانی ومہتمم مدرسہ مدرسہ نور المعارف، دیا گنج، ارریہ ومدرسہ روضۃ المعارف، افریل، پورنیہ
چیئرمین **ابوالحسن علی** ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ

الحمدلله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین، امابعد!

اللہ سبحانہ وتعالی نے تخلیق عالم کے بعد مختلف ومتنوع اصناف کو اس کے اندر ودیعت فرما کر بنی نوع انس کو زمین پر اپنا خلیفۃ مقرر فرمایا، روز اول ہی سے ابلیس انسان کا دشمن بن گیا اور اس نے بمطابق وعدہ خود اس کو طرح طرح کے فتنوں سے دوچار کیا، کبھی اس سے بھائی کا قتل کرادیا، کبھی زنا کی دلدل میں پھنسایا، کبھی کفر وشرک کی ظلمت میں اتارا ، اور کبھی افتراق وانتشار کی عادات مذمومہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا۔

اللہ تعالی نے ایک وقت مقررہ تک کے لئے ذریت آدم کا زمین کو مسکن بنا رکھا ہے، لہذا جب جب اس میں بگاڑ آیا، تب تب اس نے اس کی رہنمائی کی اور آخر میں اپنی مقدس کتاب میں اپنے نبی کی زبانی انسان کے لئے اپنے دین کو مکمل کردیا اور فرمایا: **الیوم أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا** کہ اے لوگو میں نے تمہارے لئے آج تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کردیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین بنا کر راضی ہوگیا۔

لیکن فطرت انسانی میں جہاں خیر کو قبول کرنے کی استعداد پیدا کی گئی ہے، وہیں شر کی طرف بھی طبیعت کا میلان باقی رکھا گیا ہے کہ یہ دنیا محل وقوع آزمائش ہے، اسی لئے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں امت کو دینی امور کی طرف متوجہ کیا، وہیں قیامت تک پیش

آنے والے فتنوں پر بھی متنبہ کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے علامات قیامت کو بیان کیا جن میں سے دو علامتیں نزول عیسی ابن مریم اور ظہور محمد بن عبد اللہ الملقب بمہدی بھی ہیں، زمانہ ماضی قریب و بعید میں کئی بدطینت افراد نے عیسی یا مہدی ہونے کا جھوٹا دعوی کیا، انہیں میں سے شکیل بن حنیف نامی اخبث ہے جس نے اپنے خبث باطن کے سبب مہدی ہونے کا دعوی کیا اور سادہ لوح نوجوانان کو ارتداد والحاد کے راستے پر گامزن کیا، ان مدعین کی سرکوبی کے لیے اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے ایسے افراد کا انتخاب کیا جنھوں نے بروقت ان کے فتنے کو پنپنے سے پہلے ہی زیر زمین کردیا۔

لیکن نزول عیسی اور ظہور مہدی بموجب دلائل قویہ قرآنیہ وحدیثیہ مسلمات میں سے ہیں اور اہل حق کا عقیدہ ہے کہ عیسی منارہ شرقیہ پر نماز کے وقت میں نزول پذیر ہوں گے اور محمد بن عبد اللہ مہدی حسنین کریمین کی نسل میں مدینہ منورہ میں پیدا ہو کر اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں گے خود حضرت مہدی کو ظہور سے پہلے اپنے متعلق معلوم نہ ہوگا کہ میں مہدی ہوں۔

میں نے اس رسالہ کو چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا، ماشاء اللہ مختصر؛ مگر جامع انداز میں دونوں عظیم شخصیات کا تعارف کرایا گیا جو اہل بصیرت کے لیے اپنے مضمون کے اعتبار سے ان شاء اللہ نافع ثابت ہوگا اور اس فتنے سے بچنے کی اس سے رہنمائی بھی حاصل ہوگی۔

گرامی قدر مولانا مفتی خالد انور مظاہری زید مجدہ نوجوان، ذی استعداد، باشعور اور فعال عالم دین ہیں، ان کی یہ تحریر وتحقیق قابل قدر علماء اور امت مسلمہ کی طرف سے لائق تحسین بھی ہے اور قابل مبارکباد بھی۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

اس کتاب کی اشاعت میں حصہ دار بنئے!
عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ ان شاء اللہ

بنظر استحسان

حضرت مولانا حکیم الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، اس پر ایمان ویقین ضروری ہے، اس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی ہے، اس عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہم سب کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

شکیل بن حنیف، دربھنگہ، بہار کے موضع عثمان پور کا رہنے والا ہے، چند برس قبل اس نے مہدی ہونے اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، بالکل اسی طرح جس طرح مرزا قادیانی اپنے بارے میں کہتا تھا کہ وہ مہدی ومسیح ہے، گویا یہ بھی قادیانیت کی نئی شکل ہے، افسوس کہ ہمارے وہ نوجوان جو عصری تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کو بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ نہیں کیا گیا، یا انہیں ایمانیات کی تفصیلات نہیں بتلائی گئیں، وہ اس طرح کے باطل فرقوں کے شکار ہورہے ہیں، ایسے میں ضرورت ہے کہ اس تعلق سے لوگوں کو بیدار کیا جائے، اور دین کی بنیادی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء ہند کا موقف بڑا ہی واضح اور دوٹوک ہے کہ قادیانیوں کی طرح شکیلیوں کا بھی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، اکابر دار العلوم دیوبند نے ان دونوں فتنوں کے تعاقب کے لئے ہمیشہ قابل قدر کوششیں کی ہیں، خاص طور سے جمعیۃ علماء ہند کے سابق صدر و امیر الہند حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوریؒ نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور فتنۂ شکیلیت کی سرکوبی کے لئے جو خدمات انجام دیئے ہیں، وہ تاریخ میں آج بھی درج ہیں، اسی طرز پر ہمیں بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ کتاب نزول عیسی ابن مریم اور ظہور محمد بن عبد اللہ المہدی اس مقصد کے لئے بہت ہی اہم اور قابل قدر ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لئے ایک رہنماء ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔ مفتی خالد انور پورنوی المظاہری ہم سب کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں، اللہ انہیں جزائے خیر دے، اور اس کتاب کو نافع بنائے، آمین

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی جاوید اقبال صاحب قاسمی دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء بہار

مجاز حضرت فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ سابق امیر الہند وصدر جمعیۃ علماء ہند

نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس دنیا میں تشریف لائے تھے ،اور 33 ویں برس کی عمر میں اللہ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا،قیامت سے پہلے ایک ایسے وقت میں آسمان سے اتارے جائیں گے جب کہ جماعت کھڑی ہورہی ہوگی، حضرت امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کہیں گے کہ تشریف لائیے، امامت کرائیے،لیکن حضرت عیسی ابن مریم انکار کردیں گے، اور امامت حضرت محمد بن عبداللہ المہدی کریں گے، معتبر اور صحیح احادیث میں بڑی تفصیل سے ان دونوں شخصیتوں کا تذکرہ موجود ہے۔

حضرت عیسی ابن مریم الگ شخص ہیں، اور حضرت مہدی الگ شخص ہیں، مگر کچھ لوگ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوششیں کررہے ہیں، اس سے قبل مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے اس طرح کی ناپاک کوششیں کی گئیں تھیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کے بیچ اس طرح کی غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوششیں کی جائیں۔

یہ کتاب نزولِ عیسی ابن مریم، ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی اس مقصد کے لئے بہت ہی اہم ہے۔ بہت ہی مختصر، جامع اور سہل انداز میں جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ کے شعبہ عربی کے مقبول استاذ وصحافی عزیز مکرم مفتی خالد انور پورنوی المظاہری جنرل سکریٹری رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار نے صحیح احادیث کو اس کتاب میں پیش کیا ہے، جس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت عیسی بن مریم کا نزول آسمان سے ہوگا، جب کہ امام مہدی ماں کے بطن سے پیدا ہوں گے اور وقت پر لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔

مفتی خالد انور پورنوی المظاہری ہم سب کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں، اللہ انہیں جزائے خیر دے، اور اس کتاب کو نافع بنائے، آمین

کلمات عالیہ

جناب حضرت مولانا محمد صابر نظامی صاحب قاسمی دامت برکاتہم

جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بیگوسرائے، وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بیگوسرائے

دین اسلام سے انحراف کی تاریخ کوئی نئی نہیں ، بلکہ پرانی ہے۔فتنہ ارتداد کی تاریک گھٹائیں حضور ﷺ کے زمانہ مبارکہ سے مسلمانوں کی طرف مسیلمہ کذاب کی شکل میں بڑھ رہی ہیں ؛لیکن آفتاب حقیقی کے سامنے یہ تاریکی غالب نہ آسکی۔

جہالت ، پسماندگی ، غربت ، ناواقفیت ، صہیونی سازش ، اور تقسیم امت کے مذموم مقاصد واسباب کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں میں فتنہ ارتداد پھر سے جڑ پکڑتا جارہا ہے، اور ـــ"فتنہ شکیلیت ـــ" کی شکل میں ہم پھر تشویشناک اور خاصی خطرناک فتنے کی زد میں ہیں۔

عہد صدیقی میں نماز، روزہ، حج کی ادائیگی کے ساتھ صرف منع زکات کی وجہ سے ہزاروں لوگ مرتد ہوگئے تھے تو آج بعینہ یہی صورت حال ہے کہ صوم وصلات کی پابندی کے ساتھ شکیل بن حنیف کے پیروکار اسے مسیح موعود تسلیم کرنے کی وجہ سے مرتد ہورہے ہیں۔

ان حالات میں ملک کی دینی ومذہبی تحریکوں، تنظیموں، جماعتوں اور اداروں کا فریضہ ہے کہ وہ اس سیلاب ارتداد کے سدباب کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور مسلمانوں میں عملی طور پر شعور وآگہی پیدا کریں، اس نومولود فتنے کا جائزہ لیں، اس کی گمراہیوں سے سادہ لوح نوجوانوں کو واقف کرائیں۔

سوشل میڈیا اور سماجی رابطے کی سائیٹس پہ اس فتنہ کو زیادہ ہائیلائیٹ کرنے کے بجائے علماء کرام اور ائمہ مساجد کے تربیتی اجتماعات منعقد کیے جائیں، مختصر کتابچے اور پمفلٹس کی اشاعت عمل میں لائی جائے ، مساجد کے ممبر ومحراب اور عوامی اجتماعات کی وساطت سے عوام الناس میں بیداری لائیں۔

ایسے پرخطر موقع سے آنکھیں موندلینا کافی خطرناک ہے۔ اگر ایک مرتبہ یہ فتنہ ہمارے گھروں میں گھس گیا تو پھر بعد میں قابو پانا اور اس کا تدارک کرنا مشکل ہوجائے گا۔

دین مبین کے امین وپاسبان حضرات علماء کرام کی اخلاقی، روحانی اور علمی وذہنی ذمہ داری بنتی ہے کہ آزمائش وکشمکش کے ان حالات میں انفرادی وذاتی مفادات پہ اجتماعی اور ملی مفادات کو

ترجیح دیتے ہوئے سیرت وکردار اور جذبہ صدیقی کا اعلیٰ جوہر دکھائیں۔

ایسے موقع پر ایک ایک لمحہ اور مہینہ سال کے برابر ہوتا ہے، اور ایک سانس ایک عمر کے برابر، اس وقت اگر علماء اور علوم دینیہ کے حاملین و منتسبین نے اپنے کو نہ سنبھالا، انہوں نے اپنی اخلاقی بلندی، بے غرضی اور سچی خدا پرستی کا ثبوت نہ دیا تو سخت خطرہ ہے۔

مقام مسرت ہے کہ مختلف دینی، تعلیمی، ملی، سماجی، صحافتی، اور فلاحی امور میں ہمہ تن مشغول عمل، متحرک وفعّال رہنے والے، بےلوث وبافیض نوجوان عالم دین عزیز گرامی قدر محترم مولانا خالد انور پورنوی مظاہری زید مجدہ نے اس کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے بروقت اس کا نوٹس لیا، شکیل خان بن حنیف خان کے فتنے، اس کی کذب بیانی اور دجل وفریب کو ”نزولِ عیسیٰ ابن مریم، ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی“ نامی مختصر مگر جامع وچشم کشا رسالے میں باحسن وجوہ بیان کردیا ہے۔

واقفانِ حال سے مخفی نہیں ہے کہ اس وقت مہدی ومسیح ہونے کا دعوی کرنے والے شکیل بن حنیف کا فتنہ مسلسل بڑھتا جارہا ہے، ہزاروں مسلمان اس فتنہ کا شکار ہوکر مرتد ہوچکے ہیں، بہار، یوپی، آندھرا، کرناٹک، مہاراشٹر، گوا اور مدھیہ پردیش جیسی ریاستیں سب سے زیادہ متاثر ہیں، جہاں اس عفریت نے اپنے پنجے گاڑ دیے ہیں، پٹنہ کے متعدد سادہ لوح نوجوان بھی اس کی زد میں آچکے ہیں۔

رسالہ اپنے موضوع پر انتہائی جامع، بصیرت افروز اور ”دریا بہ کوزہ“ کا مصداق ہے، ہم نے پورا رسالہ پڑھا ہے، اسے اپنے موضوع پر شافی وافی پایا، مجھے امید قوی ہے کہ یہ رسالہ اس فتنہ نومولود کی ناک میں نکیل ڈالنے، اس کی علمی نقاب کشائی اور تاج ختم نبوت کے تحفظ وپہرہ داری میں انتہائی کارگر ومفید ثابت ہوگا ان شاء اللہ۔ مؤلف موصوف نے بروقت اس جانب توجہ مبذول کر کار نہیں ”کارنامہ“ انجام دیا ہے۔

ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اس فتنے کے تئیں ذہن ودماغ کو تیز رکھیں، اس فتنے اور اس کی بدعقیدگی کی سرکوبی کے لیے اختلافات مسالک سے اوپر اٹھ کر اجتماعی اور انفرادی طور پر محنت کریں، اللہ تعالیٰ مؤلف محترم کو دارین میں اپنی شایانِ شان بدلہ سے نوازے، دفاع دین اور تحفظ ختم نبوت کے تئیں انہیں سدا تازہ دم، برسرپیکار اور سرگرم عمل رکھے۔ آمین۔

کلمات تحسین

پروفیسر شکیل احمد قاسمی چیرمین فاران فاؤنڈیشن انڈیا

ایمان وعقیدہ کی بنا پر ہی ہم مومن اور مسلمان کہلاتے ہیں۔ سرور کونین ﷺ نے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ایمان کے استحکام پر بے حد توجہ فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ کرام ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے جارہے تھے تو مال ومتاع اور ساری چیزیں چھوڑ کر جارہے تھے لیکن انہیں مسرت وشادمانی اس کی تھی کہ وہ اپنے ساتھ عقیدے کی دولت گراں مایہ لے کر جارہے ہیں۔ وہ اس قیمتی سرمایہ کی حفاظت کے لیے ساری دنیا لٹانے کو تیار تھے۔

دشمنان اسلام نے ایمان وعقیدے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہمیشہ اس پر حملے کی کوشش کی ہے۔ اس کو اس کا احساس ہے کہ عقائد کو کمزور کیے بغیر ہم مسلمانوں کو مغلوب نہیں کرسکتے، اس لیے ہر زمانے میں منظم طور پر اس کی کوشش ہوتی رہی ہے اور مختلف انداز سے حملے کیے جاتے رہے ہیں۔ اسلامی تاریخ کے مطالعے سے اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہر دور میں اہل اللہ اور علماء نے بڑی قربانی اور جانفشانی کے ساتھ اسلام، ایمان اور اس کے بنیادی عقیدے کی حفاظت کا شاندار، بے مثال اور قابل قدر کارنامہ انجام دیا ہے۔ ہم اپنے اسلاف اور بزرگوں کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ آج جہاں جہاں جو لوگ اس طرح کی اہم خدمت میں مصروف ہیں وہ قابل قدر ہیں، ہر لحاظ سے ان کا تعاون ضروری ہے۔

مفتی خالد انور پورنوی المظاہری کو اللہ نے ایک ساتھ کئی خوبیوں سے نوازا ہے۔ انہیں زبان وبیان، تصنیف وتالیف، خطابت وصحافت پر قدرت ہے۔ وہ جامعہ مدنیہ سبل پور پٹنہ میں شعبہ عربی کے کامیاب استاذ اور رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار کے فعال جنرل سکریٹری ہیں۔ وہ پوری ٹیم کے ساتھ اس طرح کے فتنوں کے سدباب کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے کام کرنے والوں کے لیے علمی مواد بھی کتابی شکل میں بہ عنوان ”نزولِ عیسیٰ ابن مریم ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی“ جمع کردیا ہے۔ کتاب مدلل اور کام کرنے والوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس کی اشاعت پر میں مفتی صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

وہ سنگ گراں جو حائل ہے منزل سے ہٹا کر دم لیں گے۔
ہم راہ حق کے رہرو ہیں منزل پہ ہی جا کر دم لیں گے

تاثراتی پیغام

جناب مولانا محمد حارث بن مولانا محمد قاسم صاحب نوراللہ مرقدہ
مہتمم جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ، رکن عاملہ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار

سورہ آل عمران، آیت نمبر 104 میں، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **وَلتَكُن مِّنكُم اُمَّةٌ يَّدعُونَ اِلَى الخَيرِ وَ يَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَ يَنهَونَ عَنِ المُنكَرِؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ المُفلِحُونَ** ،تم میں ایک ایسی جماعت (بھی) ہونی چاہئے، جو نیکی کی طرف بلاتی رہے، بھلائی کا حکم دیا کرے اور برائی سے روکتی رہے، اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیت کریمہ نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کے احساس کی طرف توجہ دلائی ہے، کہ محض ایمان واسلام کافی نہیں ہے، دوسروں کو اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا بھی ہمارے فرائض کا حصہ ہے، گرچہ یہ کام تو سبھی کو انجام دینا ہے، لیکن بحسن وخوبی اس کام کو انجام دینے کے لئے کسی مستقل جماعت کا ہونا ضروری ہے۔

الحمدللہ ریاستِ بہار کا مشہور ومعروف ادارہ جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ میں شعبہ اصلاح معاشرہ کے نام سے ایک اہم شعبہ قائم ہے، جس کے ذریعہ تبلیغ واشاعت، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کی کوششیں کی جاتی ہیں، جامعہ مدنیہ سبل پور پٹنہ کے شعبہ عربی کے استاذ اور ماہنامہ ندائے قاسم پٹنہ کے مدیر تحریر مفتی خالد انور پورنوی المظاہری کی یہ کتاب ــ"نزولِ عیسی ابن مریم ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی ــ" بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس وقت شکیل بن حنیف خان کا فتنہ تیزی سے پھیل رہاہے، اور بھولے بھالے نوجوان اس کے جال میں پھنستے ہوئے دیکھائی دے رہے ہیں، ایسے میں علماء کرام، دانشوران ودیگر عام وخاص لوگوں کے لئے یہ کتاب بڑی مفید ثابت ہوگی، ان شاءاللہ۔

اللہ اس کتاب کو نافع، مفید اور قبولِ عام وخاص بنائے، اور اس کے مؤلف کو بہترین اجر سے نوازے۔ آمین

کلمات تبریک

جناب حضرت مولانا ارشد کبیر خاقان صاحب مظاہری

جنرل سکریٹری: ابوالحسن علی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ ونائب مہتمم مدرسہ نورالمعارف، دیا گنج، ضلع ارریہ

سورہ آل عمران، آیت نمبر 19 میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **اِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الاِسلَام** بے شک اللہ کے نزدیک (مقبول) دین تو اسلام ہی ہے اور دوسری جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا، وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

مذہب اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ جاری فرمایا، آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کے بعد علماء کرام کو یہ اہم ذمہ داری سونپی گئی اور انہیں انبیاء کرام کا وارث منتخب کیا گیا، تاریخ گواہ ہے کہ علماء کرام نے ہر دور میں مذہب اسلام کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ فتنوں کی سرکوبی کا بھی فریضہ انجام دیا ہے۔

شکیل بن حنیف خان دربھنگوی کا اپنے لیے عیسی مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرنا بھی ایک ارتدادی فتنہ ہے، افسوس یہ ہے کہ بڑی تعداد میں ہمارے نوجوان اس جھنڈا کے نیچے جمع ہو رہے ہیں (نعوذ باللہ) ایسے موڑ پر میرے رفیق گرامی قدر مفتی خالد انور پورنوی المظاہری جنرل سکریٹری رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار قابل قدر ہیں کہ انہوں نے یہ کتاب ــ"نزولِ عیسی ابن مریم ظہورِ محمد بن عبداللہ المہدی ــ" کے ذریعہ نوجوانوں کو صحیح راستہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔

مدرسہ قادریہ مسروالا، پاؤنٹہ صاحب، ضلع سرمور ہماچل پردیش، تنظیم فلاح ملت اور ابوالحسن علی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کے زیر اہتمام قائم ادارے: مدرسہ نورالمعارف مولانا علی میاں نگر، دیا گنج، ضلع ارریہ، مدرسہ روضۃ المعارف عزیز نگر، افریل، ضلع پورنیہ، جامعہ زکریا سید پور، کرنکیا، ضلع ارریہ میں جہاں سینکڑوں کی تعداد میں مقیم طالبان علوم نبویہ کی تعلیم وتربیت کا اہم فریضہ انجام دیا جاتا ہے، دین کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ فتنوں کی سرکوبی کے لئے جدوجہد بھی کی جاتی ہے، یہ تمام ہی ادارے مولف موصوف کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں، اور دعاء کرتے ہیں کہ اللہ اپنی رضاء کے لئے اس کتاب کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

تاثرات

مولانا محمد امان اللہ نستوی

بانی ومہتمم مدرسہ اسلامیہ قاسم العلوم لکھمنیاں، وامام وخطیب مسجد حضرت بلال، لکھمنیاں، بیگوسرائے

جنرل سکریٹری رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ ضلع بیگوسرائے

الحمدلله لوليه والصلوة والسلام على نبيه محمد وآله وصحبه امابعد

حضرت عیسی علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا، اور قیامت سے پہلے ان کا دوبارہ اس دنیا میں تشریف لانا، اسلام کے عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے، جس کا انکار دراصل کتاب وسنت کا انکار ہے۔

یوں تو لگ بھگ ہر زمانہ میں جھوٹے مدعیانِ مسیح ومہدی پیدا ہوتے رہے ہیں، لیکن دور حاضر اس طرح کے دعویداروں کی کثرت دیکھنے کو مل رہی ہے، مثلا فتنہ شکیلیت اور فتنہ گوہر شاہی وغیرہ۔

بنابریں حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول، اور امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کے ظہور کی ایسی تفصیلات کا علم جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو، امت مسلمہ کے لئے بیحد ضروری ہے، تاکہ امت مسلمہ اس طرح کے ایمان سوز فتنوں سے محفوظ رہ سکے، چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے مایہ ناز نوجوان فاضل، جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ کے استاذ حدیث اور رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار کے فعال جنرل سکریٹری حضرت مولانا مفتی خالد انور پورنوی المظاہری اطال اللہ عمرہ نے نزول عیسی، وظہور محمد بن عبداللہ المہدی کے نام سے ایک رسالہ ترتیب دیا ہے، جو اگرچہ اپنی ضخامت کے اعتبار سے مختصر؛ مگر موضوع کے لحاظ سے انتہائی جامع اور پر مغز ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مولانا موصوف کی اس بیش بہا خدمت کو اپنی بارگاہ شرف قبولیت سے نوازے، اور عوام وخواص کے لئے اس رسالہ کو یکساں مفید بنائے، آمین،

تقریظ

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صدر مدرس ومعاون مہتمم جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! عنقریب ایک بہت بڑا فتنہ رونما ہوگا؟ تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نکلنے کا راستہ کون سا ہوگا؟ یعنی اس فتنے سے بچنے کی سبیل کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب! اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں بھی ہیں' تمہارے بعد آنے والوں کے احوال بھی ہیں اور تمہارے باہمی مسائل واختلافات کا حل بھی ہے" (ترمذی: ج ۲ /ص ۱۱۸)

خاتم النبیین جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانے میں نمودار ہونے والے طرح طرح کے فتنوں سے خبردار کیا تھا، آپ کی پیشین گوئیاں صدفی صد سچ ثابت ہوئیں اور ہو رہی ہیں، اور آج ہم اپنے سامنے ہر نئے دن نیا فتنہ دیکھ رہے ہیں، ان فتنوں سے وہی بچ سکے گا جو تو اخلاص و للّٰہیت کے ساتھ شریعت کا دامن تھامے رہے گا۔

ایسے وقت میں علماء کرام کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے، کیوں کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، کارِ نبوت اب انہیں کے کاندھے پر ہے، وقت کے فتنوں کی خانہ تلاشی، ان سے نبرد آزما ہونا اور عوام کو ان کا لقمہ بننے سے محفوظ رکھنا اور ان کی سرکوبی کی تدبیریں کرنا علماء کی ذمہ داری ہے۔

کل ہند رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کے دستور العمل کے دفعہ ۵ میں، اغراض ومقاصد کے عنوان کے تحت آٹھویں نمبر پر یہ بات درج ہے: مسلم معاشرہ کی اصلاح اور شعائر اسلام کی حفاظت کرنا۔ جناب مفتی خالد انور پورنوی، المظاہری رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ شاخ بہار کے جنرل سکریٹری اور جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ کے استاذ ہیں، انہوں نے نزول عیسی ابن مریم، ظہور محمد بن عبداللہ المہدی نامی کتابچہ لکھ کر انہی اغراض ومقاصد کو عملی جامہ پہنانے کی طرف کامیاب پیش رفت کی ہے، ان شاء اللہ یہ سلسلہ آگے بھی بڑھے گا، ان کی یہ مختصر کتاب فتنہ شکیلیت سے بچاؤ کے لئے اچھا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اللہ تعالی اس کے نفع کو عام اور تام فرمائے، اور مولف موصوف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

حوصلہ افزاء کلمات

جناب حضرت مولانا مفتی محمد صابر صاحب قاسمی، دامت برکاتہم
نائب صدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار، بانی ومہتمم جامعہ دارالعلوم شیرنیا، جامعہ نگر دربھنگہ

اللہ رب العزت نے ہم پر بڑا فضل فرمایا کہ اپنے محبوب آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا، قرآنِ پاک جیسی مقدس کتاب کے ذریعہ دین کی تکمیل فرمائی اور اعلان فرمادیا کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں، مذہب اسلام آخری دین ہے، یہ امت ہی آخری امت ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے ملک کے مختلف علاقوں سے یہ خبر موصول ہورہی ہے کہ شکیل بن حنیف خان نامی شخص نے عیسیٰ مسیح اور مہدی کا جھوٹا دعویٰ کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کررہا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا قربِ قیامت آسمان سے نزول ہوگا اور حضرت مہدی (جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، اور فاطمی النسل ہوں گے) مدینہ میں پیدا ہوں گے، اور عرب کے وہ حاکم بھی بنیں۔

احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے ہر دور میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ومقبول بندوں سے کام لیا ہے۔ چنانچہ ہمارے اکابرین کے معتمد، نورِ نظر، اہلِ بصیرت، متحرک، فعال، تعلیمی وملی کاموں میں ہمہ تن مشغول رہنے والے قوم وملت کے ترجمان، گرامی قدر حضرت مفتی خالد انور پورنوی المظاہری ناظم عمومی رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار، استاذِ حدیث وفقہ جامعہ مدنیہ سبلپور پٹنہ نے، بڑی عرق ریزی سے اپنی کتاب (نزول عیسیٰ ابن مریم، ظہور محمد بن عبداللہ) کو قرآن وحدیث سے مدلل کر کے ہر خاص وعام کے لیے علمی مواد جمع کردیا ہے، جو علمی واصلاحی میدانوں میں کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ مدرسوں کی لائبریری کے ساتھ ساتھ ہر امام وخطیب کی بھی ضرورت ہے۔

اہلِ خیر کو چاہیے کہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے ملکی سطح پر پہونچائیں، تاکہ اس سنگین فتنہ کو روکا جاسکے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مؤلفِ موصوف کے لیے زادِ آخرت اور قوم وملت کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام تر تعریفات اس رب ذوالجلال، خالق کائنات، پروردگار وپالنہار کی جس نے ہمیں ایمان واسلام کی توفیق دی، اور افضل الرسل، امام الانبیاء، خاتم النبیین، محمد مصطفی ﷺ کی امت میں پیدا فرما کر خیر امت کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

ہمارا اس بات پر عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سب سے آخری رسول ہیں، قرآن کریم سب سے آخری آسمانی کتاب ہے، جو پیغام آپ ﷺ کے ذریعہ امت مسلمہ تک پہونچا ہے وہ بھی آخری ہے، اب آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آنے والا ہے، اور نہ ہی آسمان کی طرف سے کوئی نئی ہدایت آنے والی ہے، اسی لیے قرآن کریم نے بہت ہی واضح انداز میں اعلان کیا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب 40) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (ترمذی، حدیث نمبر 2219) میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ (مستدرک حاکم 862) میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

حجۃ الوداع کے موقع پر قرآن کریم کی آیت نازل ہوتی ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ 3) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا۔

اس کے ذریعہ اس بات کا اقرار واعلان تھا کہ اب دین کامل ومکمل ہوچکا ہے، اس

میں کسی طرح کے حذف واضافہ کی گنجائش باقی نہیں ہے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے جناب حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شریعتِ محمدی اور پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے؛ کیوں کہ دین مکمل ہو چکا ہے، اب شریعت کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت وحی ہے، وہ نعمت پایۂ اتمام کو پہنچ گئی ہے اور قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس دین حق پر اپنی رضاء وخوشنودی کی مہر لگادی ہے ؛لہٰذا آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی گنجائش باقی نہیں رہی، جو شخص اب نبوت کا مدعی ہو اور جو اس کی تصدیق کرے، وہ سبھی کافر اور دائرہ ایمان سے باہر ہیں، اسی طرح امام مہدی جو قربِ قیامت میں ظاہر ہوں گے، ان کی حیثیت ایک خلیفۂ راشد کی ہوگی، نہ ان پر وحی آئے گی، نہ وہ شریعت کے کسی حکم میں کوئی ردو بدل کریں گے اور نہ ان پر ایمان لانے کا حکم ہوگا ؛ بلکہ ایک خلیفۂ برحق کی حیثیت سے نیکیوں میں ان کی فرمانبرداری اور جہاد میں ان کی نصرت واجب ہوگی، حضرت مسیح علیہ السلام بھی جب زمین پر اُتارے جائیں گے، تو وہ شریعت محمدی ہی کے پیرو ہوں گے۔

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ جاری فرمایا، دیگر انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی نبی بنا کر اس دنیا میں بھیجے گئے، بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے نبیوں میں سے آپ آخری نبی تھے۔

حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام

شخصیت اور تعارف

وقوع قیامت سے پہلے حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا، حضرت عیسی

ابن مریم کون ہیں؟ نام ونسب کیا ہے؟ ان کی حقیقت اور شخصیت کے حوالہ سے مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی کی یہ تحریر ملاحظہ فرمائیں!

نام عیسی، لقب مسیح، کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے، ان کا کوئی باپ نہیں، والدہ مریم ہیں، عمران کی بیٹی اور ہارون کی بہن ہیں، ان کی عفت وعصمت مسلم ہے، وہ زندگی بھر کنواری رہیں، ان سے بے شمار کرامتوں کا صدور ہوا، ایک دن فرشتے نے آکر پھونک ماری، حمل قرار پا گیا، دردِزِہ کے وقت بہت گھبرائیں، فرشتوں نے تسلی دی کہ اللہ نے تمہیں ایک سردار عطا کیا ہے، وہ بچے کو لے کر گھر کی طرف پلٹیں، قوم نے تہمت رکھی، انہوں نے عیسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا، وہ گود ہی میں بول پڑے میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور اپنا رسول بنایا ہے۔

ابن مریمؑ کا قد میانہ، رنگ سرخی مائل ہے، بال چمک دار وکالے، قدرے دراز اور گھنگھریالے ہیں، آپ بہت وجیہ ہیں، صحابہ میں آپ سے مشابہ حضرت عروہ بن مسعود تھے، مسیح نے برص کے مریضوں کو شفادی، اندھوں کو بینا کیا، مٹی کی چڑیوں میں روح پھونکی، مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے، یہود نے اندھی دشمنی کر کے آپ کو پھانسی دینا چاہی؛ لیکن خداوند قدوس نے ان کے نرغے سے نکال کر صحیح وسلامت آپ کو آسمان پر اٹھالیا۔

اِس وقت ابن مریم آسمان پر ہیں، قیامت کے قریب وہ دجال کو قتل کرنے کے لئے دوبارہ زمین پر اتریں گے، ان کا نزول دمشق کی جامع مسجد میں ہوگا، مسلمان نمازِ فجر کی صفیں بنائیں گے، اقامت کہی جا چکی ہوگی۔ امام مہدی جیسے ہی مصلی پر پہنچیں گے، عین اسی وقت عیسی علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے مشرقی منارے پر اتریں گے، ان کا لباس زرد رنگ کی دو چادریں ہوں گی جنہیں وہ محرم کی طرح لپیٹے ہوں گے، ہاتھ میں حربہ ہوگا، بال اتنے ملائم ہوں گے گویا ابھی غسل کیا ہے، سر جھکاتے ہی موتیوں کی طرح قطرے

ڈھلکیں گے، مسلمان فوراً پہچان لیں گے، مسجد میں خوشی کی لہر دوڑ جائے گی، مہدی پلٹ کر انہیں محراب میں آنے کی دعوت دیں گے، وہ یہ کہتے ہوئے انکار کریں گے کہ امت مسلمہ اللہ کے نزدیک ایک ممتاز و بلند امت ہے، تم خود ایک دوسرے کے امیر ہو، تمہارا امام ہی آگے بڑھ کر تمہیں نماز پڑھائے، مہدی پھر اصرار کریں گے، حضرت عیسیٰؑ ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر امامت کا حکم دیں گے، چنانچہ وہ امام ہوں گے، حضرت عیسیٰ اقتداء کریں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ اب وہ نبی کی حیثیت سے دنیا میں تشریف نہیں لائے ہیں، بلکہ ان کے آنے کا مقصد اس وقت صرف دجال کو قتل کرنا ہے، نماز سے فارغ ہو کر دونوں میں ملاقات ہوگی، ملت کی زبوں حالی اور دجال جیسے موضوع زیر بحث آئیں گے، پھر ابن مریمؑ کے حکم سے مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا، باہر دجال ہوگا، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے، جن کے پاس دو دھاری تلواریں ہوں گی، مہدی کی فوج کو حملہ کرنے کا حکم ملے گا، دونوں لشکر ٹکرائیں گے، دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھتے ہی بھاگ کھڑا ہوگا، مسلمان تعاقب کریں گے، بالآخر اسرائیل کے شہر لد میں اسے پکڑ لیا جائے گا اور مسیح علیہ السلام نیزے کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیں گے، یہودیوں میں بھگدڑ مچ جائے گی، اس وقت کوئی چیز انہیں پناہ نہ دے سکے گی، شجر و حجر اور درو دیوار تک ان کی نشاندہی کریں گے، وہ ابن مریمؑ کی سانس کی ہوا لگنے سے تڑپ تڑپ کر گریں گے، یہ تاثیر تا حد نگاہ ہوگی، اسرائیل فتح ہوگا اور صہیونیت ہمیشہ کے لیے مٹا دی جائے گی۔ جنگ کے خاتمے پر ابن مریم مہدی کے ساتھ ان علاقوں کا دورہ کریں گے، جہاں دجال نے ہلڑ مچایا ہوگا، وہاں کے باشندوں کو اجر و ثواب کی بشارت دیں گے، جزیہ موقوف ہوگا۔

تمام کفار و مشرکین کے خلاف عالمی جہاد چھیڑ دیا جائے گا۔ حجازی فوجیں ہندوستان پر بھی حملہ آور ہوں گی، یہاں کے فرمانروا گرفتار کر لیے جائیں گے، خنزیر سے روئے زمین کو

پاک کیا جائے گا، صلیب کے پرخچے اڑیں گے، کفر و شرک کا نام و نشان نہ رہے گا، سب قومیں ایمان لائیں گی، پوری دنیا میں اسلامی حکومت قائم ہوگی، تمام مذاہب بے دست و پا ہو کر دم توڑ دیں گے۔

یہ انسانی تاریخ کا سب سے حسین اور سنہرا دور ہوگا، برکتوں کی بارش ہوگی، بغض و حسد سے دل خالی ہوں گے، مال بہا بہا پھرے گا، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، کیڑے مکوڑوں کا زہر جاتا رہے گا، بچے سانپ سے کھیلیں گے، بھیڑیا، بکریوں کی پاسبانی کرے گا، چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی۔ ہر طرف رحمت کی پھواریں ہوں گی، ہر جگہ قرآن و حدیث کا غلغلہ ہوگا، دنیا میں کوئی مسئلہ ہی نہ رہے گا، مسلمان لمبی تانیں گے اور اسلام اپنی گرن ڈال دے گا۔

تمام دنیا چین و سکون سے ہوگی، اسی اثناء میں ابن مریم کو وحی کی جائے گی، میں ایسی مخلوق کو بھیجنے والا ہوں، جس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا، ابن مریمؑ تمام مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر قیام کریں گے، سد سکندری ٹوٹ جائے گی، یاجوج ماجوج کا ٹڈی دل چاروں طرف پھیل جائے گا، وہ کھیتیاں برباد کریں گے، دریاؤں کو پی ڈالیں گے، دنیا قحط سالی میں مبتلا ہوگی، کھانے کو کچھ بھی نہ ملے گا، بالآخر حضرت عیسیٰ بارگاہ ایزدی میں دعاء کریں گے، مسلمان آمین کہیں گے، درخواست قبول کی جائے گی، یکا یک طاعون پھیل جائے گا، یاجوج ماجوج ہلاک ہوں گے، لاشوں سے زمین پھٹ جائے گی، باران رحمت ساری گندگی کو دھو دے گی، مسیح کوہ طور سے واپس ہوں گے، پھر وہی نورانی دور پلٹ آئے گا، آپ فج الروحا جائیں گے، حج و عمرہ بھی کریں گے، نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوگا، ان کی اولاد بھی ہوگی، روضہ نبوی سے آپ کے سلام کا جواب ملے گا، نزول کے بعد دنیا میں آپ کا قیام چالیس سال تک رہے گا، اس کے بعد وفات ہوگی، حجرہ عائشہ میں دفن ہوں گے، چوتھی قبر آپ ہی کی ہوگی (امام مہدی شخصیت و حقیقت، 66)

حضرت عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش کا تذکرہ قرآن کریم میں

حضرت عیسی علیہ السلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، قرآن کریم نے خود اس کا نقشہ بڑے اچھے انداز میں کھینچا ہے:- وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ، فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ، قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا، قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا، قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ، قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا، فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ، فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا، فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ، وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا، فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ، فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا، يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ، فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا، وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا، وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا، وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

ترجمہ:۔اس کتاب میں مریم کا حال بھی بیان کیجیے، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوکر ایک ایسے مکان میں چلی گئی جو مشرق کی طرف واقع تھا، پھر اس نے ان لوگوں کے سامنے ایک پردہ ڈال دیا ، اس کے بعد ہم نے اس کی طرف اپنے فرشتے (روح

الامین) کو بھیجا؛ چنانچہ وہ اس کے سامنے ایک صحت مند آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا، مریم نے کہا : اگر تجھے اللہ کا ڈر ہے تو میں تجھ سے اس ذات کی پناہ مانگتی ہوں، جو بے حد مہربان ہے، فرشتہ نے کہا : میں تیرے رب کی طرف سے ہی بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں؛ تا کہ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا عطا کر دوں، مریم نے کہا : نہ مجھے کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ میں بدچلن ہوں، مجھے لڑکا کیسے ہوسکتا ہے؟ فرشتہ نے کہا : یوں ہی ہوگا، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے لئے ایک معمولی بات ہے، ہم یہ اس لئے کریں گے کہ اس کو لوگوں کے لئے ایک نشانی اور اپنی طرف سے باعث رحمت بنا دیں اور یہ بات (اللہ کی طرف سے) طے پا چکی ہے۔ چنانچہ مریم کو حمل ٹھہر گیا، پھر وہ اسے لے کر دور جگہ پر چلی گئی، پھر دردِزہ نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا، وہ کہنے لگی : کاش! میں اِس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری بن چکی ہوتی ، فرشتے نے اس کو اس کے نیچے سے آواز دی : غم نہ کرو، تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے، اپنی طرف کھجور کے تنے کو ہلاؤ، اس سے تم پر پکی ہوئی کھجوریں گریں گی، اب کھاؤ، پیو، اور آنکھیں ٹھنڈی کرو، پھر اگر کسی آدمی کو دیکھو تو (اشارہ سے) کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزہ کی منت مان رکھی ہے؛ اس لئے میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی، پھر مریم اسے گود میں اُٹھائے ہوئے اپنی قوم میں لے کر آئی ، لوگ کہنے لگے : اے مریم! تم نے بہت غلط حرکت کی ہے، اے ہارون کی بہن! نہ تیرے والد بُرے آدمی تھے اور نہ تیری والدہ بدکار تھیں، مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ ان ہی سے بات کرلو) ،لوگ کہنے لگ : ہم لوگ گود کے بچے سے کیسے بات کریں؟ بچہ بول اُٹھا : یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں بھی رہوں، مجھے بابرکت بنایا ہے، نیز جب تک زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے، اس بات کی بھی کہ میں اپنی والدہ کا

فرمانبردار رہوں، اور مجھ کو سرکش اور بد بخت نہیں بنایا، مجھ پر سلامتی ہو اس دن بھی جس دن میں پیدا ہوا، اس دن بھی جس دن میری موت واقع ہوگی اور اس روز بھی جب میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا'۔(ترجمہ آسان تفسیر قرآن کریم، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

جتنے بھی انبیاء کرام دنیا میں تشریف لائے ، سبھوں نے خاتم النبیین ،محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی بشارت سنائی، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی خُوش خبری دی۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ (الصف٦) اور اس وقت کو یاد کرو جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا :اے بنی اسرائیل !میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں، میں تورات کی تصدیق کرتا ہوں، جو مجھ سے پہلے (نازل ہوئی) ہے اور ایک ایسے رسول کی بشارت دیتا ہوں، جو میرے بعد آئیں گے، جن کا نام احمد ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَقَفَّیۡنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمۡ بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَاٰتَیۡنٰهُ الۡاِنۡجِیۡلَ فِیۡهِ هُدًی وَّنُوۡرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَهُدًی وَّمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (المائدہ ٤٦) اور ہم نے اُن (انبیاء بنی اسرائیل) کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا، جس نے اس سے پہلے کی کتاب ” تورات “ کی تصدیق کی تھی اور ہم نے اس کو انجیل عطا کی تھی، جس میں ہدایت اور روشنی ہے، جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی اور جو خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔

حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی، اس وقت آپ کی عمر تیس سال تھی،

اور نبوت کے تین سال بعد یعنی 33 ویں برس کی عمر میں اللہ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا۔

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ آسمان پر ابھی بھی زندہ ہیں، اور قیامت سے پہلے وہ آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

جولوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن امریمؑ کوسولی دے دی گئی، یا انہیں قتل کر دیا گیا تھا، وہ انتہائی گمراہ کن عقیدہ ہے، دین وشریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، دیکھیے قرآن کریم میں کس قدر واضح انداز میں اللہ ارشاد فرمارہے ہیں:- وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِیۡحَ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوۡهُ یَقِیۡنًا ﴿۱۵۷﴾

ترجمہ: اور یہ کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہوگیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰ کو قتل نہیں کر پائے۔(آسان تفسیر)

قرآن کریم نے یہ حقیقت بڑے پرزور الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو نہ کوئی قتل کرسکا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا، اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے اوپر اٹھالیا۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو واضح کرنے پر اکتفا فرمایا ہے اور اس واقعے کی تفصیل بیان نہیں فرمائی، بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ کے مقدس ساتھیوں میں سے ایک نے یہ قربانی دی کہ خود باہر نکلے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی صورت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) جیسی بنادی۔ دشمنوں نے ان کو

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سمجھ کر سولی پر لٹکا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اوپر اٹھا لیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق جو شخص حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی جاسوسی کر کے انہیں گرفتار کرنے کے لیے اندر داخل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی شکل میں تبدیل کر دیا، اور جب وہ باہر نکلا تو اسی کو گرفتار کر کے سولی دی گئی، واللہ سبحانہ اعلم۔ (آسان تفسیر، مفتی تقی عثمانی صاحب)

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت کے 571 سال بعد، نبی اکرم ﷺ سارے جہانوں کے لیے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ (سیرت خاتم الانبیاء)

عقیدہ : نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی

قرآن وحدیث کی روشنی میں اس بات کو ذہن میں رکھئے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آسمان سے حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا، اور حضرت مہدی (محمد بن عبداللہ) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گے، اپنے وقت پر مخلوق کی رہنمائی کے لئے ظہور فرمائیں گے، ان دونوں عقائد کا ماننا ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نزول، دجال کا خروج اور حضرت محمد بن عبداللہ مہدی کا ظہور بھی علامات قیامت میں سے ہے۔

حالانکہ مذہب اسلام کا کوئی جزء، کوئی عمل، کوئی عقیدہ؛ حضرت عیسی ابن مریم کے نزول اور مہدی (محمد بن عبداللہ) کے ظہور پر موقوف نہیں ہے، اور نہ ہی اسلام نے یہ حکم دیا کہ تم بیٹھ کر حضرت مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا انتظار کرتے رہو۔

ہمارا ذہن اس بارے میں بھی بالکل صاف رہنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور حضرت محمد بن عبداللہ مہدی دو الگ الگ شخصیات ہیں، حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کا نزول آسمان سے ہوگا، اور حضرت مہدی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گے، اور وقت پر وہ

لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول پر قرآنی آیت

سورہ نساء، آیت نمبر ۱۵۹ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ اور اہل کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے ضرور ہی اس پر ایمان لائے گا، اور قیامت کے دن مسیح ان کے خلاف گواہ ہوں گے۔

تشریح: یہ آیت کریمہ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے بارے میں بہت ہی واضح ہے، چنانچہ حضرت مفتی شفیع صاحب عثمانی صاحبؒ معارف القرآن میں اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: دوسری تفسیر جس کو صحابہ تابعین کی بڑی جماعت نے اختیار کیا ہے اور حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے یہ ہے کہ موتہ کی ضمیر حضرت مسیح (علیہ السلام) کی طرف راجع ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ اہل کتاب اگرچہ اس وقت عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان نہیں لاتے، یہود تو انہیں نبی ہی تسلیم نہیں کرتے، بلکہ انہیں العیاذ باللہ مفتری اور کاذب قرار دیتے ہیں اور نصاری اگرچہ ان پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر بعض تو ان میں اپنی جہالت میں یہاں تک پہنچ گئے کہ یہود ہی کی طرح حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے مقتول اور مصلوب ہونے کے قائل ہو گئے اور بعض اعتقاد کے غلو میں اس حد تک آگے نکل گئے کہ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا سمجھ لیا، قرآن کریم کی اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ یہ لوگ اگرچہ اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی نبوت پر صحیح ایمان نہیں رکھتے، لیکن جب وہ قیامت کے قریب اس زمین پر پھر نازل ہوں گے تو یہ سب اہل کتاب ان پر صحیح ایمان لے آئیں گے، نصاری تو سب کے سب صحیح اعتقاد کے

ساتھ مسلمان ہو جائیں گے، یہود میں جو مخالفت کریں گے قتل کر دیے جائیں گے، باقی مسلمان ہو جائیں گے، اس قت کفر اپنی تمام قسموں کے ساتھ دنیا سے فنا کر دیا جائے گا اور اس زمین پر صرف اسلام ہی کی حکمرانی ہوگی۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول پر احادیث

حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسی ابن مریم کے آسمان سے نزول کی دلیل کے طور پر اسی آیت کو پیش کیا، چنانچہ بخاری کی روایت ہے

:حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔ النساءآية .159 (البخاری، 3448)

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل، حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا وما

فیہا سے بڑھ کر ہوگا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو **وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا** اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔

اس حدیث نے اس بات کو واضح کر دیا کہ حضرت عیسیٰ کوئی معمولی شخص نہیں، بلکہ مریم کے بیٹا ہیں، آسمان سے جن کا نزول ہوگا۔

ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ االلہ صلى الله عليه وآله وسلم :كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. (صحيح البخاری، حديث نمبر 3449 :)**

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“ (بخاری شریف)

یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے، لیکن امامت وہ نہیں کریں گے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ہی میں سے، یعنی امت محمدیہ میں سے (محمد بن عبداللہ المہدی) امامت کریں گے۔

محدثین اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:— اس امت کی شرافت وکرامت کی وجہ سے حضرت عیسیٰ ابن مریم نہیں بلکہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے حضرت مہدی (محمد بن عبداللہ) امامت کریں گے۔

جیسا کہ اس روایت میں اس کی وضاحت بھی ہے **:وعن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الله، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ**

ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ :فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ :تَعَالَ فَصَلِّ لَنَا فَيَقُولُ :لاَ. إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ. تَكْرِمَةَ الله هذِهِ الأُمَّةَ" (مسلم ،حديث نمبر 224 :)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی، حضرت جابر کہتے ہیں کہ ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے! اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے، اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

بیہقی کی روایت میں **من السماء** کا لفظ بھی ہے، چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں: - **عن ابی ھریرۃ ؓ قال قال رسول ﷺ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء وامامکم منکم'' (کتاب الاسماء والصفات للبیھقی ص: ۳۰۱)**

حضرت علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: — اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انہیں سولی پر نہیں چڑھایا گیا، بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اُٹھا لیا گیا، قیامت کے قریب وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، چالیس یا پینتالیس برس زمین پر رہیں گے، پھر اُن کا انتقال ہوگا، حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے۔

عن عبد الله بن عَمْرو قال :قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيسَى ابن مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فأقوم أَنَا وَعِيسَى بن مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ« . رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ (مشكوة، حديث نمبر: ۵۵۰۸)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، وہ پینتالیس سال رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ انہیں میری قبر کے ساتھ ہی میرے قریب دفن کر دیا جائے گا۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم، ابوبکر و عمر کے درمیان سے ایک ہی قبر سے کھڑے ہوں گے۔''

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (ترمذی، حدیث نمبر 3617)

عبداللہ بن سلام ؓ سے روایت ہے کہ تورات میں محمد ﷺ کے احوال لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام انہیں کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ ابوقتیبہ کہتے ہیں کہ ابومودود نے کہا: حجرۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے، امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، سند میں راوی نے عثمان بن ضحاک کہا اور مشہور ضحاک بن عثمان مدنی ہے۔

جامع مسجد دمشق

کے سفید منارہ پر حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے

حدیث کی معتبر کتاب ابوداؤد شریف میں ہے، امام ابوداؤد سجستانیؒ روایت کرتے ہیں:

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ

خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ قُلْنَا وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ۔ (ابوداؤد: حدیث نمبر 4321)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان الکلابیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ نکلا تو پھر میں اس کا حجت کرنے والا ہوں گا تمہاری طرف سے اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر شخص خود ہی اس کا حجت کرنے والا ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے اوپر میرے خلیفہ ہیں پس تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے اوپر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، اس لیے کہ وہ آیات دجال کے فتنہ سے تمہاری پناہ گاہ ہیں، ہم نے عرض کیا کہ وہ زمین پر کب تک رہے گا؟ فرمایا کہ چالیس دن تک اور ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا کہ اور ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن جمعہ (پورے ہفتہ) کے برابر اور بقیہ تمام دن تمہارے ایام کی طرح ہوں گے، ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ جو ایک سال کا ایک دن ہوگا کیا اس میں ہمارے لئے ایک ہی دن رات کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا کہ نہیں بلکہ اس دن کے اعتبار سے اندازہ کر لینا۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جامع مسجد دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اور وہ اسے (دجال کو) باب لد کے قریب پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔

دجال کا خروج اور حضرت عیسی ابن مریم کے ذریعہ اس کا قتل

دجال کون ہے؟ کیا کسی ملک کا نام ہے، (جیسا کہ شکیلیوں کی جانب سے مغالطہ میں ڈالا جاتا ہے) یا پھر ایک شخص ہے، دیکھئے، نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے!

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟، قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ، رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (ان پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ یہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھونگھریالے تھے، ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔ صحیح البخاری، کِتَاب الْفِتَن، حدیث 7128 :

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (مشکوٰۃ، رقم 5469) رَوَاهُ مُسْلِم 2946

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمؑ کی تخلیق اور قیام قیامت کے درمیان دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔ رواہ مسلم

5470- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں، جبکہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، گویا اس کی آنکھ

ایسی ہو گی کہ انگور کا اٹھا ہوا دانہ ہو۔ متفق علیہ (مشکوۃ المصابیح / کتاب الفتن / حدیث : 5470) البخاری (7407) ومسلم (100 / 169)

ابن ماجہ کی حدیث ہے: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ۔دَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي ،أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ :ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ:" مَا شَأْنُكُمْ؟" فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ:" غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ، اثْبُتُوا"، قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ:" أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ" قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ تَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ:" فَاقْدُرُوا لَهُ قَدْرًا" قَالَ :قُلْنَا :فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ:" كَالْغَيْثِ اشْتَدَّ بِهِ الرِّيحُ" قَالَ:" فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا :أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْطَلِقُ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ

الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ أَنْ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ وَأَحْرِزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ :مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ (سورة الأنبياء آية)فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ :لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ مَرَّةً وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُم اليوم فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعُهُمْ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ"

ترجمہ: نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس میں آپ نے کبھی بہت دھیما لہجہ استعمال کیا اور کبھی زور سے کہا، آپ کے اس بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے وہ انہی کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، پھر جب ہم شام کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار کو دیکھ کر فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے جو صبح کے وقت دجال کا ذکر فرمایا تھا اور جس میں آپ نے پہلے دھیما پھر تیز لہجہ استعمال کیا تو اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ وہ انہی کھجوروں کے درختوں میں چھپا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم لوگوں پر دجال کے علاوہ اوروں کا زیادہ ڈر ہے، اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اس کا مقابلہ خود کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے (یعنی ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے) دیکھو دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی اونچی ہو گی، گویا کہ میں اسے عبد العزی بن قطن کے مشابہ سمجھتا ہوں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے چاہئے کہ اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو! دجال کا ظہور عراق اور شام کے درمیانی راستے سے ہوگا، وہ روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک مہینہ کے اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، اور باقی دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس دن میں جو ایک سال کا ہوگا ہمارے لیے ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تم اسی ایک دن کا اندازہ کر کے نماز

پڑھ لینا۔ ہم نے عرض کیا: زمین میں اس کے چلنے کی رفتار آخر کتنی تیز ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو، وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں اپنی الوہیت کی طرف بلائے گا، تو وہ قبول کر لیں گے، اور اس پر ایمان لے آئیں گے، پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم دے گا، تو وہ برسے گا، پھر زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی ، اور جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے کوہان پہلے سے اونچے، تھن زیادہ دودھ والے، اور کوکھیں بھری ہوں گی، پہلو بھرے بھرے ہوں گے، پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس جائے گا، اور ان کو اپنی طرف دعوت دے گا، تو وہ اس کی بات نہ مانیں گے، آخر یہ دجال وہاں سے واپس ہوگا، تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی، اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا، پھر دجال ایک ویران جگہ سے گزرے گا، اور اس سے کہے گا: تو اپنے خزانے نکال، وہاں کے خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں یعسوب' '(مکھیوں کے بادشاہ) کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ ایک ہٹے کٹے نوجوان کو بلائے گا، اور تلوار کے ذریعہ اسے ایک ہی وار میں قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، ان دونوں ٹکڑوں میں اتنی دوری کر دے گا جتنی دوری پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو بلائے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہوا چلا آئے گا، الغرض دجال اور دنیا والے اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ دمشق کے سفید مشرقی مینار کے پاس دو زرد ہلکے کپڑے پہنے ہوئے اتریں گے، جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں گے، اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے، اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے پانی کے قطرے موتی کی طرح گریں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا، اور ان کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر کام کرے گی۔ پھر عیسیٰ

علیہ السلام چلیں گے یہاں تک کہ اس (دجال) کو باب لد کے پاس پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، پھر دجال کے قتل کے بعد اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے بچا رکھا ہوگا، ان کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر انہیں تسلی دیں گے، اور ان سے جنت میں ان کے درجات بیان کریں گے، یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی نازل کرے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں، تو میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ لوگ ویسے ہی ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **من كل حدب ينسلون** "یہ لوگ ہر ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے (سورۃ الانبیاء: 96) ان میں کے آگے والے طبریہ کے چشمے پر گزریں گے، تو اس کا سارا پانی پی لیں گے، پھر جب ان کے پچھلے لوگ گزریں گے تو وہ کہیں گے، کسی زمانہ میں اس تالاب کے اندر پانی تھا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی طور پہاڑ پر حاضر رہیں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کا سر تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر ہوگا، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، چنانچہ اللہ یاجوج و ماجوج کی گردن میں ایک ایسا پھوڑا نکالے گا، جس میں کیڑے ہوں گے، اس کی وجہ سے (دوسرے دن) صبح کو سب ایسے مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے، اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی طور پہاڑ سے نیچے اتریں گے اور ایک بالشت کے برابر جگہ نہ پائیں گے، جو ان کی بدبو، خون اور پیپ سے خالی ہو، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی گردن کی مانند پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ (سخت) بارش نازل کرے گا جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان چھوٹنے نہیں پائے گا، یہ بارش ان

سب کو دھو ڈالے گی، اور زمین کو آئینہ کی طرح بالکل صاف کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا کہ تو اپنے پھل اگا، اور اپنی برکت ظاہر کر، تو اس وقت ایک انار کو ایک جماعت کھا کر آسودہ ہوگی، اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اور ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی، اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہوگی، لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کرے گی، اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو جھگڑالو ہوں گے، اور گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا اعلانیہ جماع کرتے رہیں گے، تو انہی (شریر) لوگوں پر قیامت قائم ہوگی"۔

حضرت محمد بن عبد اللہ المہدی کا ظہور

شخصیت اور تعارف

وقوع قیامت سے پہلے امام مہدی (محمد بن عبد اللہ المہدی) کا ظہور ہوگا، امام مہدی کون ہیں؟ نام و نسب کیا ہے؟ ان کی حقیقت اور شخصیت کے حوالہ سے مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی کی یہ تحریر ملاحظہ فرمائیں!

نام محمد، والد کا نام عبد اللہ اور لقب مہدی ہوگا، اہل بیت کے خاندان سے ہوں گے، فاطمی نسبت ہوگی، والد کی طرف سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی ہوں گے، مدینہ منورہ میں ولادت ہوگی، چہرہ روشن و نورانی اور ناک بلند و ستواں ہوگی، شکل و صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ اور اخلاق و سیرت میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرح ہوں گے، چالیس سال کے ہوتے ہی والی حجاز کی وفات ہو جائے گی اور جانشین کے مسئلے پر مدینہ میں اختلاف شروع ہوگا۔ مہدی اس وقت ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے، وہ اس اندیشے سے

مدینہ سے نکل کر مکہ کارخ کریں گے کہ لوگ خلافت کی ذمہ داری کہیں ان کے کاندھوں پر نہ ڈال دیں۔ یہاں اہل نظر انہیں طواف کرتے ہوئے پہچان لیں گے لیکن اس وقت ملاقات نہ ہوگی، چند دنوں بعد پھر ان کی تلاش ہوگی، بالآخر صلحاء قیام گاہ کا پتہ لگالیں گے اور باصرار انہیں باہر نکال کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کعبۃ اللہ کے صحن میں علانیہ ظہور ہوگا، چنیدہ مسلمان بادل کے ٹکڑوں کی طرح بڑی تیزی سے بیعت کے لیے پہونچیں گے، ان لوگوں کی تعداد اصحاب طالوت اور بدری صحابہ کی طرح تین سو تیرہ ہوگی، ان کا باہمی تعلق مثالی ہوگا، وہ دین کے جاں نثار اور اس وقت کے افضل ترین مسلمان ہوں گے۔

ظہور وبیعت کی خبر مشہور ہوتے ہی مکہ پر حملے کے لیے شام سے ایک لشکر روانہ ہوگا لیکن ذوالحلیفہ پہنچ کر وہ صحراء میں دھنس جائے گا۔ یہ مہدی کی ایک روشن کرامت ہوگی جس کی گونج پورے عالم اسلام میں سنائی دے گی اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جائے گی۔ اب شام وعراق کے ابدال اور دین کے شیدائی بیعت ونصرت کے لیے مکے کی راہ لیں گے۔ اپنے لشکر کی تباہی کے بعد سفیانی خود حملہ آور ہو گا۔ اس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی، خاندان قریش ہوگا، بیشتر پیروکار کلب ہی کے ہوں گے وہ بڑا ظالم ہوگا، بچوں کو قتل کرے گا، عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا اور قبیلہ قیس کی لاشوں سے وادیاں بھر دے گا لیکن مہدی کے ہاتھوں اسے بھاری شکست ہوگی، عورتوں کو باندی بنالیا جائے گا، وہ دمشق روڈ پر فروخت ہوں گی، مال غنیمت کا ڈھیر ہوگا، جنگ کے خاتمہ پر امام خوب داد ودہش کریں گے۔ اس دن وہ شخص بدقسمت ہوگا جو جہاد کے اجر وثواب اور کلب کی غنیمت سے محروم رہ جائے۔

اس معرکہ سے نمٹ کر مہدی مدینہ منورہ کارخ کریں گے۔ روضہ نبوی پر حاضری ہوگی اور افضل ترین مجاہدوں کا ایک بڑا لشکر ان کی امارت میں شام کی طرف روانہ ہوگا۔ یہاں

مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہوگی، ان پر حملہ کے لیے آٹھ لاکھ یورپی عیسائی دمشق کے قریب اعماق یا دابق میں پڑاؤ ڈالے ہوں گے۔ ان کے جھنڈوں کی تعداد سات یا آٹھ ہوگی، مہدی کے جیالے تین حصوں میں تقسیم ہوں گے، ہر ایک کا جھنڈا الگ ہوگا، دشمنوں کی بنسبت ان کی تعداد بہت تھوڑی ہوگی، عیسائی چالاکی سے مدنی لشکر کو جنگ سے ہٹانا چاہیں گے، لیکن ان کے سخت رویے سے وہ جوش میں آجائیں گے، تین دن مسلسل خوں ریزی ہو گی، چوتھے دن اللہ تعالی مہدی کو فتح سے ہمکنار کرے گا۔ سارے صلیبی مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ میلوں دور تک لاشیں پڑی ہوں گی، کچھ لوگ جان بچانے کے لیے ترکی اور بحیرہ روم کی طرف بھاگیں گے، مسلمانوں کا لشکر ان کا پیچھا کرتے ہوئے لبنان میں گھس پڑے گا، بیروت کی سرزمین فاتحین کی قدم بوسی کرے گی، پھر مہدی یہاں سے بحیرہ روم کے راستے یوروپ کی طرف بڑھیں گے، اٹلی کے دارالحکومت روم کو فتح کرلیا جائے گا، پورے براعظم میں اسلامی فوج پھیل جائے گی۔ عیسائی شکست کھا کھا کر بھاگیں گے، انہیں کہیں پناہ نہ ملے گی۔ امام واپسی میں قسطنطنیہ کا قصد کریں گے، یہ بھی اس وقت صلیبیوں کے قبضہ میں ہوگا، مجاہدین کے نعروں سے اس کی فصیلیں گر پڑیں گی، شہر میں فوراً ہلالی پرچم لہرادیا جائے گا، دشمن بے دست وپا ہوکر ہتھیار ڈال دیں گے، مال غنیمت کا انبار ہوگا۔ حجازی فوج سب پر قبضہ کرلے گی، امام ڈھالیں بھر بھر کر اسے تقسیم کریں گے کہ اچانک دجال کی افواہ اڑے گی وہ فوراً شام کی طرف دوڑیں گے، تحقیق کے لیے دس سواروں کا دستہ آگے آگے چلے گا، خبر جھوٹی نکلے گی؛ لیکن کچھ ہی عرصہ میں دجال کا خروج ہوگا، وہ تمام جہاں میں گھوم کر شام کی طرف بڑھے گا، امام اس سے پہلے دمشق پہنچ جائیں گے، یہیں حضرت ابن مریم کا نزول ہوگا، مجاہدین نماز فجر کے لیے صفیں درست کررہے ہوں گے، اقامت کہی جاچکی ہوگی، مہدی امامت کے لیے جیسے ہی تکبیر کہنا چاہیں گے، دو فرشتوں کے شانوں پر

ہتھیلیاں رکھے حضرت عیسی مسجد کے مشرقی منارے پر اتریں گے۔ ان کے کپڑوں کا رنگ زعفرانی ہوگا، ہاتھ میں جنگی حربہ ہوگا، مہدی انہیں امامت کی دعوت دیں گے۔ وہ انکار کریں گے؛ بالآخر امام ہی نماز پڑھائیں گے۔ سلام کے بعد دونوں کی ملاقات ہوگی۔ پھر ابن مریم کے حکم سے مسجد کا دروازہ کھلوایا جائے گا، باہر دجال ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار مسلح یہودی ہوں گے۔ اسلامی فوج بڑھ چڑھ کر حملہ کرے گی۔ حضرت عیسی کو دیکھ کر دجال بھاگ کھڑا ہوگا، مسیح ومہدی اس کا تعاقب کریں گے۔ موجودہ اسرائیلی ریاست کے شہر لد میں وہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوگا، ابن مریم اسے اپنے نیزے سے قتل کریں گے، یہودیوں میں بھگدڑ مچ جائے گی، اس وقت کوئی چیز انہیں پناہ نہیں دے سکے گی۔ شجر، حجر، اور درو دیوار تک یہودیوں کے خلاف سرگرم عمل ہوں گے، اسرائیل فتح ہوگا۔ صہیونیت ہمیشہ کے لیے مٹادی جائے گی۔ جنگ کے خاتمے پر مہدی و مسیح ان تمام علاقوں کا دورہ کریں گے جو دجال کی دست برد سے تباہ ہو چکے تھے، وہاں کے باشندوں کو اجر وثواب کی بشارت دیں گے۔ پھر دونوں بزرگوں کا تمام مقدس مقامات کا دورہ ہوگا۔ ظہور کے بعد مہدی کے سات سال عیسائیوں سے لڑنے میں خرچ ہوں گے۔ آٹھواں سال دجال کے قلع قمع میں گزر جائے گا اور نواں سال حضرت عیسی کی معیت میں گزرے گا جس کے دوران امام کفار و مشرکین کے خلاف عالمی جہاد چھیڑ دیں گے۔ جزیہ موقوف ہوگا، خنزیر کی جڑ مٹے گی۔ صلیب کے پرخچے اڑیں گے، کفر وشرک کا نام ونشان نہ رہے گا، ہند کے فرمانروا کو بھی گرفتار کیا جائے گا، الغرض ساری دنیا کو فتح کر کے مہدی عالمی خلافت راشدہ قائم کریں گے۔

یہ دنیا کا سب سے حسین دور ہوگا، عدل وانصاف کی فراوانی ہوگی، آسمان خوب برسے گا، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، مال ودولت کے ڈھیر ہوں گے، انوار وبرکات کا نزول ہو گا، اسلام ہی کا سکہ چلے گا۔ مسلمان بڑے مستغنی ہوں گے، منادی کی آواز گونجے گی کہ جسے

مال ودولت کی ضرورت ہو وہ خلیفہ کے پاس آئے لیکن اب کوئی کھڑا نہ ہوگا، زکوۃ وصدقات قبول کرنے والے ڈھونڈے سے نہ ملیں گے۔ الغرض پوری دنیا ایک خالص اسلامی معاشرے میں تبدیل ہو جائے گی اور کفر وشرک بغض وحسد، بخل وعداوت، مکر وفریب، نفاق وریاکاری اور بے دینی جیسی بیماریوں کا نام ونشان تک نہ رہے گا۔ اسی سال کے اخیر میں امام مہدی کی وفات ہوگی اور ابن مریم جنازہ پڑھا کر انہیں دفن کردیں گے (امام مہدی شخصیت وحقیقت، صفحہ 53)

امام مہدی (محمد بن عبد اللہ) کا ظہور
بخاری اور مسلم شریف میں
ایک غلط فہمی کا ازالہ

ہمارا اس بات پر عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد صحیحین (بخاری، مسلم) سے زیادہ کوئی بھی معتمد ومعتبر کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے، اس لئے ان دونوں کتابوں میں جو احادیث درج ہیں، ان سے انکار کی گنجائش نہیں ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان دونو کتابوں کے علاوہ دیگر احادیث کی کتابوں میں جو صحیح احادیث درج ہیں وہ ناقابل اعتبار ہیں، یہ ایک ایسی غلط فہمی ہے جس کا ازالہ بہت ضروری ہے۔ چونکہ روایات کا صحیح ہونا صرف بخاری اور مسلم پر موقوف نہیں ہے۔ اس لئے کہ صحیح بخاری میں سات ہزار سے کچھ زائد احادیث ہیں جس کے بارے میں خود امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو چھ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کر کے لیا ہے، ابراہیم بن معقل رحمہ اللہ ان سے روایت کرتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب ”صحیح بخاری“ میں صرف وہی احادیث ذکر کی ہیں جو صحیح ہوں اور بہت سی صحیح احادیث کو طوالت کی وجہ سے ذکر نہیں کیا ہے، نیز خود امام بخاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو صحیح

احادیث میں نے ذکر نہیں کیں وہ ان سے زیادہ ہیں جن کو میں نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے، اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ نے تیس لاکھ احادیث میں سے انتخاب کرکے چار ہزار کے لگ بھگ احادیث اپنی "صحیح مسلم" میں ذکر کی ہیں، لہذا صحیح حدیث کا مدار یہ نہیں ہے کہ وہ صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں موجود ہو۔ تلخیص: دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر 144004200014 :)

حضرت امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کے بارے میں اگر کوئی صحیح حدیث پیش کی جاتی ہے تو کچھ لوگ یہ کہہ کر انکار کردیتے ہیں کہ ہم اس کو نہیں مانتے ہیں اس لئے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم شریف میں نہیں ہے، ایسا کہنا سراسر غلط اور کم علمی پر مبنی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں

امام مہدی کا تذکرہ

حالانکہ صحیح البخاری اور صحیح المسلم میں بھی امام مہدی کا تذکرہ موجود ہے، بخاری شریف کی حدیث ملاحظہ فرمائیے! **عن أبی هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، (صحيح البخاری، رقم الحديث 3449)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

یعنی حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام اپنے نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے، لیکن امام حضرت عیسیٰؑ نہیں ہوں گے، بلکہ امت محمدیہ میں سے ایک فرد خلیفہ مہدی امام ہوں گے، چنانچہ علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتدا میں ادا کریں گے۔ (فتح الباری، 6/ 493)

یہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے، لیکن اس میں **فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟**" وارد ہے، : **وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ : "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ، فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟" فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ :إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ :تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟ قُلْتُ :تُخْبِرُنِي، قَالَ :فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ. (مسلم، حديث نمبر 394)**

ترجمہ: ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم کیسے ہو گے؟ جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تم میں سے (ہوکر) تمہاری امامت کرائیں گے! میں (ولید بن مسلم) نے ابن ابی ذئب سے پوچھا، اوزاعی نے ہمیں زہری سے حدیث سنائی، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا : اور تمہارا امام تمھیں میں سے ہوگا (اور آپ کہہ رہے ہیں، ابن مریم امامت کرائیں گے) ابن ابی ذئب نے (جواب میں) کہا : جانتے ہو "تم میں تمہاری امامت کرائیں گے" کا مطلب کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ مجھے بتا دیجیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب عزوجل کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے ساتھ (تم میں ایک فرد کی حیثیت سے یا تمہاری امت کا فرد بن کر) تمہاری قیادت یا امامت کریں گے۔

مسلم شریف میں دوسری حدیث ہے: **عن جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ :لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" قَالَ :فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ :تَعَالَ صَلِّ**

لَنَا، فَيَقُولُ :لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الأُمَّةَ (حدیث 395)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا :"میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا : پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا : آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ رضی اللہ عنہ جواب دیں گے، نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔

ابن ماجہ کی ایک لمبی حدیث ہے، جس میں فتنہ دجال، عیسیٰ بن مریمؑ اور یاجوج و ماجوج کے ظہور کے بیان کے ساتھ، حضرت امام مہدی (محمد بن عبد اللہ المہدی) کا بھی تذکرہ ہے ، حضرت ابوامامہ الباہلی ایک صحابی رسول ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کے ایک خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جب دجال کا ظہور ہوگا:

فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ، فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ :هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ :تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ، فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ۔

اس وقت مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا، جس کی وجہ سے مدینہ میں جتنے مرد اور عورتیں منافق ہوں گے وہ اس کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ میل کو ایسے نکال پھینکے گا جیسے بھٹی

لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے، اور اس دن کا نام یوم الخلاص (چھٹکارے کا دن، یوم نجات) ہوگا، ام شریک بنت ابی العکر نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا :اس روز عرب بہت کم ہوں گے اور ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ایک صالح امام کے ماتحت ہوں گے، ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا، کہ اتنے میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے وقت نازل ہوں گے، تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ آنا چاہے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھا سکیں، لیکن عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ کر فرمائیں گے کہ تم ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ اس لیے کہ تمہارے ہی لئے اقامت کہی گئی ہے، خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (ابن ماجہ، حدیث 4077)

حضرت محمد بن عبد اللہ المہدی کے دیگر اوصاف عالیہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر 4285)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"مہدی میری اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی"

عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ :المهدي منا أهل البيت، أشم الأنف، أقنى، أجلى، يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما، يعيش هكذا وبسط يساره وإصبعين من يمينه المسبحة والأبهام وعقد ثلاثة۔ هذا حديث صحيح على شرط مسلم (حاكم المستدرك، رقم 8734)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : مہدی میری نسل سے ہوں گے۔ ان کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہیں گے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهلِ بَيْتِي يُواطِئُ اسمه اسْمِي۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيَ وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وجورا. إسناده حسن، رواه الترمذي (2230) وأبو داود (4282) (مشكوة المصابيح، حديث نمبر 5452 :)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ”دنیا ختم نہیں ہو گی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے میرا ہم نام شخص عربوں کا بادشاہ بن جائے گا۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا : اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اللہ اس میں میرے اہل بیت سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔“ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

عَنْ عَلِيٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا وہ اسے عدل و انصاف

سے اس طرح بھر دے گا جیسے یہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔ ابوداود، حدیث نمبر 4283

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ :الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ، يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا. (ابوداؤد، حديث نمبر 4284 :

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولادیں سے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ ,قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ. (ابن ماجه، حديث نمبر 4085 :)

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ”مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا، اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کو صالح بنا دے گا“۔

عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قالت :سمعتُ رسول الله ﷺ يذكر المهدى، فقال :هو حق وهو من بني فاطمة رضي الله عنها۔ حاكم، المستدرك، 4: 600، رقم 8671 :

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (امام) مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا : مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“

عن أم سلمة رضى الله عنها قالت :ذكر رسول الله ﷺ المهدي وهو من ولد فاطمة۔ حاكم، المستدرك، 4: 601، رقم 8672 :

”اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“

مہدی کا نام محمد، والد کا نام عبد اللہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسمه اسْمِي « رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ » :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي -أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي- يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيَ وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وجورا (مشكوٰة، رقم الحديث 5452)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :ـ” دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے میرا ہم نام شخص عربوں کا بادشاہ بن جائے گا۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا :اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اللہ اس میں میرے اہل بیت سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔“ **اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (2230) وأبو داود (4282)**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :" لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي "،

قَالَ أَبُو عِيسَى :وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.-ترمذی، حدیث نمبر 2230 :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :ـ”دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہوگا عرب کا بادشاہ نہ بن جائے گا“۔امام ترمذی کہتے ہیں :یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں علی، ابوسعید

خدری، ام سلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي " قَالَ عَاصِمٌ :وَأَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ، قَالَ أَبُو عِيسَى :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہوگا حکومت کرے گا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ وہ آدمی حکومت کرلے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(ترمذی، حدیث نمبر 2231)

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا.

ابواسحاق کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، اور کہا: یہ میرا بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے، اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام جیسا ہوگا، اور سیرت میں ان کے مشابہ ہوگا البتہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا، پھر انہوں نے **یملأ الأرض عدلاً** کا واقعہ ذکر کیا۔(سنن ابی داود، کتاب المہدی، حدیث نمبر 4290)

ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت مہدی کا نام آپ ﷺ کے نام پر اور باپ کا نام آپ ﷺ کے باپ کے نام پر ہوگا، یعنی محمد بن عبداللہ۔

جبکہ حضرت عیسیٰ بن مریم دوسری شخصیت ہیں، اسی لئے قرآن واحادیث میں ابن مریم کا لفظ ذکر کیا گیا ہے، یعنی مریم کا بیٹا۔

حجرِ اسود اور مقام ابراہیم

کے درمیان امام مہدی کے ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے

عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ :يبايع رجل من أمّتي بين الركن والمقام كعدة أهل بدر فيأتيه عصب العراق وأبدال الشام۔ حاكم، المستدرك، 4: 478، رقم: 8328

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی 313) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ،وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ". قَالَ أَبُو دَاوُد :قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ. أبو داود، حديث نمبر: 4286

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگتے

ہوئے نکلے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کے لیے پیش کریں گے، اسے یہ پسند نہ ہوگا، **پھر حجرِ اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس سے بیعت کریں گے**، اور شام کی جانب سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا تو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، جب لوگ اس صورت حال کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی، حجرِ اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گی، اس کے بعد ایک شخص قریش میں سے اٹھے گا جس کا ننہال بنی کلب میں ہوگا جو ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا، وہ اس پر غالب آئیں گے، یہی کلب کا لشکر ہوگا، اور نامراد رہے گا وہ شخص جو کلب کے مال غنیمت میں حاضر نہ رہے، وہ مال غنیمت تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کرے گا، اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، وہ سات سال تک حکمرانی کرے گا، پھر وفات پا جائے گا، اور مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے“۔ ابوداؤد کہتے ہیں : بعض نے ہشام سے ”نو سال“ کی روایت کی ہے اور بعض نے ”سات“ کی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ، إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ، فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ، تُؤْتَى أُكُلَهَا وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا، وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ، فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ :يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي، فَيَقُولُ :خُذْ". (سنن الرمذی رقم الحدیث2232)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : میری امت میں مہدی ہوں گے، اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک ضرور رہیں گے، ورنہ نو برس رہیں گے، ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی، زمین کا یہ حال ہوگا کہ وہ اپنا سارا پھل اگا دے گی، اس میں سے کچھ بھی اٹھا نہ رکھے

گی، اوران کے زمانے میں مال کا ڈھیر لگا ہوگا، تو ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ دیں، وہ جواب دیں گے: لے لو اس ڈھیر میں سے جتنا جی چاہے۔

وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اس حدیث کو سمجھنا ضروری ہے

ذکر کردہ تمام حدیثوں کو دیکھنے اور سمجھنے کے بعد یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسی بن مریم دو الگ الگ شخصیات ہیں، اس پر تمام صحابہ، تابعین، محدثین، مفسرین اور جمہور علماء کا اتفاق ہے، تمام مسلمانوں کے لئے اس عقیدہ کا ماننا ضروری ہے کہ یہ دونوں الگ الگ شخص ہیں، حضرت عیسی؛ مریم کے بیٹا ہیں، آسمان سے ان کا نزول ہوگا، اور حضرت مہدی جن کا نام محمد اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا، ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گے اور وقت پر لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔

لیکن مرزا غلام قادیانی نے جس طرح اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا (نعوذ باللہ) اسی طرح عیسی مسیح اور مہدی ہونے کا بھی اس نے دعویٰ کیا تھا، اور اپنی بات کو درست کرنے کے لئے دنیا کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ عیسی اور مہدی دونوں ایک ہیں، اور دلیل کے طور پر ابن ماجہ کی اس حدیث کو پیش کیا۔ سب سے پہلے حدیث ملاحظہ فرمائیں!

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ". (ابن ماجه حديث نمبر 4039)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بڑھے گا معاملہ مگر سختی کے اعتبار سے، اور نہیں بڑھے گی دنیا مگر پستی کی طرف، اور نہیں بڑھیں گے لوگ مگر بخل کے اعتبار سے، اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر بدترین لوگوں پر اور نہیں ہوں گے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

یہ روایت ابن ماجہ کی ہے، محدثین نے اس کو ضعیف ہی نہیں کہا ہے، بلکہ بعض نے اس کو موضوع تک کہا ہے۔ یہ روایت **المعجم الصغير للطبراني (حديث نمبر 773)** میں بھی ہے، **لا يزداد الزمان إلا شدة ولا يزداد الناس إلا شحا لا تقوم الساعة إلا على شرار الناس**، لیکن اس میں **لا المهدی الا عیسی بن مریم** نہیں ہے۔

اور اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیں تو بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے، اس لئے کہ یہاں پر مہدی کا لغوی معنی مراد ہے، اور کامل ہدایت کی نفی کی گئی ہے، یعنی قرب قیامت میں یہ دنیا پستی کی طرف چلی جائے گی، اس وقت کامل ہدایت پر صرف اور صرف حضرت عیسی بن مریم ہوں گے، یہاں تک کے ان کے انتقال کے بعد صرف بدترین لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی!

المہدی سے یہاں پر امام مہدی (یعنی محمد بن عبداللہ) مراد نہیں ہوسکتے ہیں، چونکہ آپ ﷺ نے دیگر تمام احادیث میں واضح انداز میں بیان فرمایا ہے کہ: "مہدی میری نسل سے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے" اور یہاں تو عیسی کے بعد ابن مریم کا لفظ بھی وارد ہے، جو ابن مریم ہوں گے، وہ ابن عبداللہ کیسے ہوسکتے ہیں؟

ایک شکیلی کا سوال اور میرا جواب: ایک شکیلی نے اسی حدیث کو پیش کیا، کہ دیکھئے امام مہدی ہی عیسیٰ ابن مریم ہیں، ہم نے مذکورہ دلائل دیئے، اس کے ساتھ ہم نے سوال کیا، کہ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کے بارے میں فرمایا ہے: **اللهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا**، اے اللہ امیر معاویہ کو ھادی اور مہدی بنادے، تو کیا اس سے ہم یہ سمجھیں کہ امیر معاویہ امام مہدی ہیں، تو وہ خاموش ہوگیا۔ اس حدیث کو ملاحظہ کیجئے! **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ: "اللهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ"** حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت امیرِ معاویہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "اے اللہ! اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ

بنا اور اس کے ذریعے ہدایت لوگوں تک پہنچا"۔(مسند احمد 18055، الترمذی 3842)

ایک دوسری حدیث ہے: **عن جعفر عن ابیه عن جده قال قال رسول الله** ﷺ: **كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا۔**" (مشکوٰۃ، **حدیث نمبر 6287**) ترجمہ: "وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتداء میں، میں (نبی کریم ﷺ) ہوں، درمیان میں مہدی، اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہیں۔"

اس حدیث سے مزید وضاحت ہوجاتی ہے کہ امام مہدی (محمد عبداللہ) الگ ہیں، اور حضرت عیسیٰ بن مریم الگ ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح دربھنگہ کا رہنے والا شکیل بن حنیف خان بھی اپنے بارے میں عیسیٰ مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کررہا ہے، اور دلیل کے طور پر اسی حدیث کو پیش کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں، حالانکہ اگر کسی کے اندر ذرا سی بھی عقل ہوگی، وہ ضرور شکیل اور اس کے ماننے والوں کی عقل پر ماتم کرے گا کہ بالفرض والمحال اس حدیث کی رو سے دونوں ایک ہی ہیں تو بھی شکیل بن حنیف خان اس سے کیسے مراد ہوگیا؟ یہاں تو عیسیٰ کے بعد ابن مریم کا بھی لفظ ہے، اور شکیل تو ابن حنیف ہے، جو ابن حنیف ہے، وہ ابن مریم کیسے ہوگیا؟

ایک اور علمی جواب

ابن ماجہ نے اس حدیث **وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ**" کو کتاب الفتن کے **باب شدة الزمان** کے ذیل میں ذکر کیا ہے، جبکہ اسی کتاب الفتن کے ذیل میں، امام ابن ماجہ نے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت امام مہدی کے دو الگ الگ ابواب قائم کئے ہیں، حضرت عیسیٰ بن مریم کے لئے **باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم، وخروج یاجوج وماجوج**، اور امام مہدی کے لئے **باب خرج المهدی**۔

سوال یہ ہے کہ اگر عیسیٰ بن مریم اور امام مہدی دونوں ایک ہی ہیں تو مستقبل ابواب

کے تحت کیوں دونوں شخصیتوں کو ذکر کیا گیا، اور **وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ**" والی حدیث سے یہ عیسیٰ بن مریم، یا امام مہدی کو بیان کرنا ہوتا تو اس حدیث کو عیسیٰ بن مریم، یا امام مہدی کے ذیل میں بیان کیا جاتا۔

اس ضابطہ کو ہمیشہ یاد رکھئے!

مہدی کا دعویٰ کرنے والے مہدی نہیں ہوسکتے

نبی کریم ﷺ کی رحلت کے بعد سے آج تک نہ جانے کتنے جھوٹے مکاروں نے برساتی مینڈکوں کی طرح اپنے لئے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، اس کی ایک لمبی فہرست ہے، مستقبل میں بھی دجل وفریب سے کام لینے والے ایسے لوگ نمودار ہوتے رہیں گے، ایسے میں ایک قاعدہ کلیہ، اور ایک اہم ضابطہ ضرور یاد رکھیے!

امام مہدی کا دعویٰ دینے کرنے والے مہدی نہیں ہوسکتے ہیں

اس **ضابطہ** کے اعتبار سے جو شخص بھی اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرے کہ وہ امام مہدی ہے، آپ سمجھ جائیے کہ وہ شخص جھوٹا، مکار، گمراہ اور بددین ہے۔ اس لئے کہ امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے بہت ہی واضح انداز میں بیان فرمایا ہے کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ ایسے میں امام مہدی اس خیال سے مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے کہ کہیں لوگ ان پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں، لیکن کچھ لوگ انہیں پہچان لیں گے کہ یہی مہدی ہیں، انہیں گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود ومقام ابراہیم کے درمیان زبردستی ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کرلیں گے۔ یعنی امام مہدی مہدویت کا دعویٰ تو دور، وہ تو بھاگے پھریں گے کہ کہیں لوگ مجھ پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں، اور آج کس جرات سے لوگ اپنے بارے میں مہدی ہونے کا دعویٰ کررہے ہیں؟

عیسیٰ اور مہدی ہونے کا ایک اور جھوٹا دعویدار

شکیل بن حنیف خان

اوراس کے ماننے والوں سے ہوشیار وخبردار رہیے!

مرزا غلام احمد قادیانی (لعنۃ اللہ علیہ) کی طرح عیسیٰ اور مہدی ہونے کا جھوٹا دعویدار شکیل بن حنیف خان اوراس کے ماننے والے دین کی ضروری تعلیمات سے ناواقفیت کا فائدہ اٹھا کر مسلمانوں بالخصوص کالجز کے طلبہ اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں کام کرنے والے نوجوانوں کو گمراہ کررہے ہیں اور انہیں دین وایمان سے محروم کررہے ہیں۔ احادیث کی روشنی میں شکیل بن حنیف خان کے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ سوفیصد غلط ہے۔ ذیل میں دیئے گئے نقشہ سے اس کی بھرپور اور اطمینان بخش وضاحت ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

	حضرت عیسی اور حضرت امام مہدی کی علامات حدیث کی روشنی میں!	اسلام کے غدار، مسیح ومہدی کا جھوٹا دعویدار شکیل بن حنیف کے حالات!
1	حضرت امام مہدی مدینہ میں پیدا ہوں گے۔ (کتاب الفتن ۲۵۹)	شکیل بن حنیف، عثمان پور، دربھنگہ بہار میں پیدا ہوا۔
2	حضرت مہدی خود مہدی نہیں کہیں گے بلکہ اس زمانہ کے اولیاء اللہ ان کو مہدی کہیں گے۔ (ابوداؤد، کتاب المہدی)	شکیل بن حنیف اپنے آپ کو مہدی کہہ رہا ہے اور تمام مسالک کے علماء نے اس کو کافر قرار دیا ہے۔
3	حضرت مہدی کا ظہور کعبۃ اللہ میں ہوگا۔ (ابوداؤد، کتاب المہدی)	شکیل بن حنیف دہلی کے لکشمی نگر کے علاقہ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

	حضرت عیسی اور حضرت امام مہدی کی علامات حدیث کی روشنی میں!	اسلام کے غدار، مسیح ومہدی کا جھوٹا دعویدار شکیل بن حنیف کے حالات!
4	حضرت مہدی کا نام ہمارے نبی ﷺ کے نام کے جیسا یعنی محمد ہوگا۔ ابوداؤد	شکیل بن حنیف خان کا نام جیسا کہ آپ جانتے ہیں شکیل ہے۔
5	حضرت امام مہدی کے باپ کا نام نبی کریم ﷺ کے والد کے نام کی طرح یعنی عبد اللہ ہوگا۔ (ابوداؤد)	جبکہ دنیا جانتی ہے کہ شکیل کے باپ کا نام حنیف ہے۔
6	حضرت مہدی فاطمی النسل سے ہوں گے۔ (ابوداؤد، کتاب المہدی)	جبکہ شکیل کا خاندان خان برادری سے ہے، اس کے چچا نے اس کو تحریر کیا ہے۔
7	قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کا لقب مسیح ذکر کیا گیا ہے۔ (آل عمران)	شکیل بن حنیف کے ماننے والے اس ملعون کو ”حضرت جی“ کہتے ہیں۔
8	حضرت مہدی ظہور کے بعد تقریباً ۹ ر نو سال، یا سات سال حکومت کریں گے (ترمذی)	شکیل بن حنیف کے دعویٰ کئے کم از کم 15ر سال ہوگئے، حکومت کرنا تو دور، کسی دیہات میں سر اٹھا کر بھی نہیں چل سکتا اور اب تک زندہ بھی ہے۔
9	حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ (آل عمران)	شکیل کے باپ کا نام حنیف ہے، یہ اپنے باپ سے پیدا ہوا۔
10	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم ہے۔ (آل عمران)	شکیل بن حنیف کی ماں کا نام یہ نہیں ہے۔
11	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ انہوں نے ماں کی گود میں بات کی۔ (آل عمران)	شکیل بن حنیف میں کسی عالم سے بات کرنے کی ہمت ہی نہیں ہے اور منہ چھپاتا پھر رہا ہے۔

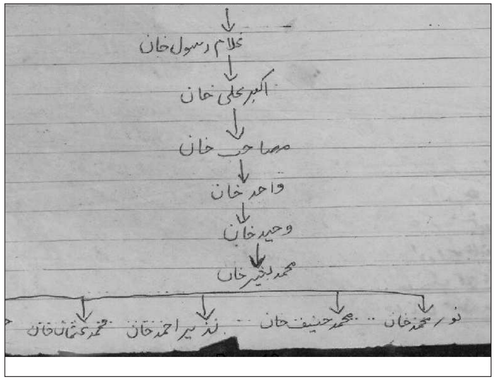
12	حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں قیامت سے پہلے ملک شام میں آسمان سے اتریں گے۔ (مسلم)	شکیل بن حنیف کہتا ہے کہ اتریں گے نہیں بلکہ پیدا ہوں گے اور شکیل آج تک ملک شام کی صورت دیکھی نہیں۔
13	حضرت عیسیٰ جس وقت آسمان سے اتریں گے وہ صبح کی نماز کا وقت ہوگا۔ (ابن ماجہ)	شکیل بن حنیف ڈرپوک آدمی ہے لوگوں کے خوف سے مسجد کو جاتا ہی نہیں۔
14	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دجال کو قتل کرنے کے لئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم)	شکیل بن حنیف اپنے آپ کو بچانے کے لئے برسوں سے مسلمانوں سے چھپتے پھر رہا ہے۔
15	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد جب انتقال کریں گے تو گنبد خضرا کے نیچے چوتھی قبر حضرت عیسیٰ کی ہوگی۔	شکیل بن حنیف ہندوستانی ہے اور ابھی تک زندہ ہے اور اس ملعون کی قسمت میں یہ سب کچھ کہاں؟
16	دجال ایک پستہ قد آدمی ہوگا، اور آپ ﷺ نے شخص کے ذریعہ اس کی مثال دی ہے۔ (ابوداؤد)	شکیل بن حنیف کے نزدیک دجال، امریکہ اور فرانس ہے، جبکہ حدیث میں کسی ملک کو دجال نہیں کہا گیا۔
17	دجال عراق اور شام کے درمیان سے نکلے گا۔ (صحیح مسلم)	شکیل بن حنیف کے مطابق امریکا اور فرانس ہی دجال ہے۔
18	دجال کی پیشانی پر ک، ف، ر یعنی کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ سکے گا، خود لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ (مسند احمد)	شکیل بن حنیف کہتا ہے کہ امریکا میں ہے ”کا“ اور فرانس میں سے ”فر“ کو ملا کر کہ ”کافر“ بن گیا۔

19	دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ (ترمذی)	شکیل بن حنیف کے نزدیک دجال کی آنکھ کا مطلب سٹیلائٹ ہے۔
20	دجال کا خاتمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام ”لد“ پر کریں گے۔ (صحیح مسلم)	شکیل بن حنیف کو جب بند کمرے سے نکلنے کی ہمت ہی نہیں ہے تو وہ کیا خاک مقابلہ کریگا۔

اس **نقشہ** کے لحاظ سے شکیل بن حنیف خان کا اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہونا ”دو اور دو چار“ کی طرح واضح ہے۔

شکیل بن حنیف خان کا نام ونسب

شکیل بن حنیف خان اس شجرہ کو دیکھئے جو اس کے چچا نے تحریر کیا ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خان برادری سے ہے، فاطمی النسل میں سے نہیں۔ اس چارٹ کو دیکھئے



1	شکیل احمد خان
2	محمد حنیف خان
3	محمد بشیر
4	وحید خان
5	واحد خان
6	مصاحب خان
7	اکبر علی خان
8	غلام رسول خان
9	عثمان خان

اس چارٹ سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ شکیل احمد خان یہ بیٹا ہے محمد حنیف خان کا، اور یہ بیٹا ہے محمد بشیر خان کا اور بیٹا ہے وحید خان کا، اور یہ بیٹا ہے واحد خان کا، اور یہ بیٹا ہے مصاحب خان کا، اور یہ بیٹا ہے اکبر علی خان کا، اور یہ بیٹا ہے غلام رسول خان کا، اور یہ بیٹا ہے عثمان خان کا۔ یعنی کئی پشتوں تک سبھی خان اور پٹھان ہیں۔

شکیلیوں سے مناظرہ کرتے وقت

درج ذیل باتوں کا دھیان رکھیں!

چونکہ شکیلی حضرات پڑھے لکھے نہیں ہوتے ہیں، علماء دین سے دور ہی نہیں، بدظن بھی ہوتے ہیں، انہیں تو شکیل بن حنیف خان کی طرف سے چند باتیں رٹادی گئی ہیں، اور مختلف مرحلوں میں ان کے دماغ کو مکمل واش کر کے اپنے کنٹرول میں کرلیا گیا ہے، اس لئے صحیح بات انہیں سمجھانا بہت مشکل کام ہے، آپ انہیں کیا بتائیں گے، وہ خود ہی احادیث میں الٹی، سیدھی تاویلیں کریں گے، کہ آپ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے، لیکن چونکہ دیگر عام لوگوں پر وہ اپنا فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں، اس لئے بات چیت کرنا بھی ضروری ہے، تا کہ عام لوگوں کے سامنے احقاق حق ہو، اور اس کا باطل ہونا واضح اور ظاہر ہو۔

اس کے لئے درج چیزوں پر خاص توجہ دیں۔

(۱) مقصد سے پیچھے نہ ہٹیں

عام طور پر کوئی بھی شکیلی مقصد پر بات نہیں کرنا چاہتا ہے، وہ سامنے والے کو ادھر ادھر گھمانے کی کوشش کرتا ہے، اس طرح گھنٹوں گذر جاتے ہیں، لیکن بات ختم نہیں ہوتی ہے، وہ کبھی کہے گا، مدینہ سے کب آگ نکلے گی؟ پیشین گوئی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ دجال کے بارے میں بتائیے؟ امام مہدی اور عیسی ایک ہی ہیں؛ لیکن آپ ان چیزوں پر بحث نہ کریں، ذرا سا بھی مرعوب نہ ہوں، آپ ان سے یہ پوچھیں کہ شکیل بن حنیف خان کو تم مہدی اور عیسیٰ ابن مریم کیسے مانتے ہو؟ یہی ہمارا موضوع، اور مقصدِ اصلی ہے۔ اگر آپ اس کو مقصد پر کھینچ کر لے آئے تو مناظرہ آپ کے ہاتھ میں ہوگا، اور اگر اس کے ہر سوال کا جواب دیں گے تو سمجھئے کہ آپ ناکام ہوجائیں گے!

ہمارا موضوع یہ ہے کہ شکیل بن حنیف خان جھوٹا مدعی مہدی و مسیح ہے، اگر تم سچ

مانتے ہو تو ثابت کرو، تا کہ ہم تمہاری غلط فہمی کو زائل کر سکیں۔

امام مهدی کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے باپ کا نام میرے باپ کے موافق ہوگا، موافق کا مطلب ہوتا ہے، بالکل وہی، اور آپ ﷺ کا نام ہے محمد اور باپ کا نام عبداللہ، پتہ چلا کہ امام مہدی کا نام محمد اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ جبکہ شکیل بن حنیف کا نام شکیل احمد ہے، اور باپ کا نام حنیف ہے۔

شکیلیوں کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا نام حضرت محمد شکیل ہے، (نعوذ باللہ) جبکہ یہ سراسر جھوٹ ہے، اور عام لوگوں کو فریب میں ڈالنے کی ایک ناکام کوشش ہے، اس لئے کہ اس کے کسی سرٹیفکیٹ میں محمد لفظ نہیں ہے، اور باپ کا نام بھی حنیف ہے، جبکہ حدیث کے اعتبار سے امام مہدی کے باپ کا نام عبداللہ سمجھ میں آتا ہے۔

(۲) خاندان کے بارے میں بتائیے!

امام مہدی، فاطمی النسل ہوں گے، یعنی آپ ﷺ کے خاندان میں سے ہوں گے، جبکہ شکیل بن حنیف؛ خان ہے، اس کے چچا کی تحریر میں موجود ہے، اور جو خان، پٹھان ہوگا، وہ فاطمی النسل نہیں ہوسکتا ہے، جبکہ نبی کریم ﷺ نے واضح انداز میں بیان فرمایا ہے کہ امام مہدی فاطمی النسل سے ہوں گے۔

اسی طرح شکیل بن حنیف خان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جب سے اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پندرہ سال سے زائد ہوگئے، جبکہ امام مہدی، اپنے ظہور کے بعد سات سال، یا نو سال ہی زندہ رہیں گے۔

اس بات کو یاد رکھئے! اور یجنل امام مہدی؛ مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے، اور شکیل نہ صرف دعویٰ کر رہا ہے، بلکہ لوگوں کو قریہ، قریہ بھیج رہا ہے کہ جاؤ اور میرے نام پر بیعت کرو، یہ اس کے جھوٹا ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

نزول عیسی اور ظہور مہدی پر

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں!

آخری زمانہ میں قربِ قیامت حضرت مہدی کا ظہور ہوگا، ان کے ظہور کے ۷ سال بعد دجال نکلے گا، اس کے بعد اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ **وإنه سينزل قبل يومِ القيامة كما دلت عليه الأحاديث المتواترة** (تفسیر ابن کثیر مع البغوی) (آپ کے مسائل اور ان کا حل ا : ۲۷۴/)

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق میں ہوگا، عین اس وقت جب کہ نماز فجر کی اقامت ہوچکی ہوگی، جامع دمشق کے شرقی منارہ کے پاس نزول فرمائیں گے۔ آپ علیہ السلام اپنی دونوں ہتھیلیاں فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے، ان کی تشریف آوری پر امام مہدی (جو مصلے پر جاچکے ہوں گے) پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان سے امامت کی درخواست کریں گے، مگر آپ علیہ السلام امام مہدی کو حکم فرمائیں گے کہ نماز پڑھائیں کیونکہ اس نماز کی اقامت آپ کے لیے ہوئی ہے : **ذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ,فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ ,وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ,إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ** (ابن ماجه رقم الحديث4075)

ترجمہ حدیث: اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ دمشق کے سفید مشرقی مینار کے پاس دو زرد ہلکے کپڑے پہنے ہوئے اتریں گے، جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں گے، اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے، اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے پانی کے قطرے موتی کی طرح گریں گے۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پوری وضاحت سے بیان فرمادیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر صلیب کو توڑ دیں گے ،خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے اور تمام لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے،

پس اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ہلاک کردیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح دجال کو ہلاک کردیں گے۔ روئے زمین پر امن وامان کا دور دورہ ہوگا، شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس برس ٹھہریں گے، پھر ان کی وفات ہوجائے گی، مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کردیں گے۔ (مسند احمد ۲ : ۴۰۶/۔ فتح الباری : ۶/ ۲۵۷)

(۴) امام مہدی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش وتربیت ہوگی، ان کا نام نامی ـــ "محمد" ـــ اور والد صاحب کا نام ـــ "عبداللہ" ـــ ہوگا، وہ شکل وشباہت اور اخلاق وشمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائے گا، مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت خلافت ہوگی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگا، بیعتِ خلافت کے وقت ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی، ان کی خلافت کے ساتویں سال دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، حضرت مہدی کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریں گے اور ۴۹/ برس میں ان کا وصال ہوگا۔ (مشکاۃ ۴۷۱ :، باب أشراط الساعۃ) آپ کے مسائل اور ان کا حل ا : ۲۶۷/۔

اوپر کی عبارت سے معلوم ہوگیا کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں، اور حضرت مہدی دنیا میں پہلی مرتبہ تشریف لائیں گے۔

(۵) یاجوج ماجوج اور دجال دونوں کا زمانہ الگ الگ ہوگا، دجال کا ظہور حضرت مہدی کے زمانے میں ہوگا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب لُد پر قتل کریں گے، اور یاجوج ماجوج کا خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی، حضرت مہدی کے وصال اور دجال کے ہلاک ہونے کے بعد ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعاء سے ہلاک کردیئے جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دردمندانہ پیغام علماء امت اور ملت اسلامیہ کے نام

از :امیر ملت نمونہ اسلاف حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت کاتہم
مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند،خلیفۃ حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

تحفظ ختم نبوت ورد شکیلیت کے اس فکر انگیز اور درد آفریں اجلاس کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ دین وایمان خدائے وہاب کی عطا کردہ سب سے بڑی دولت اور ہمارا سب سے عظیم سرمایہ ہے،جس پر ساری دینی ودنیوی کامیابیوں اور سعادتمندیوں کا دارو مدار ہے،جس کے بغیر انسان کا کوئی مقام ومرتبہ نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں۔لہذا ایسی متاع عزیز کی حفاظت،اس کی قدردانی ونگہبانی ہم سب کا اولین فریضہ ہے،اگر ایمان کی حفاظت کے لیے ہمیں کائنات کی ساری دولت لٹانی پڑے اور ہر طرح کی قربانی دینی پڑے تو ہمارے لئے یہ بہت بڑی سعادت اور بہترین سودا ہوگا۔

بڑے ہی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جس خطرناک دور سے ہم گزر رہے ہیں۔یہ وہ دور ہے جس میں باطل مختلف شکلوں میں ہماری اسی متاع عزیز کو لوٹنے اور ہمیں ایسی دولت عظمی سے محروم کرنے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے۔اس سے قبل بھی میں نے (مانوی رائے چور کرناٹک کے ایک اجلاس عام میں اپنا دردمندانہ پیغام دیا تھا جسے آپ حضرات نے اپنے دل کی آواز سمجھ کر بہت حد تک اپنی ذمہ داری کا بھی احساس کیا،آج پھر اس پیغام کو دہراتے ہوئے مزید زورآوری اور دردمندی کے ساتھ چند گزارشات رکھنا چاہتا ہوں۔امید ہے آپ حضرات پہلے سے زیادہ اس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ملت کے دین وایمان کی حفاظت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

پچھلے چند سالوں سے یہ افسوسناک خبریں مل رہی ہیں کہ ملک کے مختلف صوبوں میں ختم نبوت کے عظیم وبنیادی عقیدے پر ڈاکہ ڈالنے والے مختلف فتنے اور خاص طور پر شکیلیت کا فتنہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے پنجے گاڑتا نظر آرہا ہے،مزید دکھ کی بات یہ ہے کہ

اس فتنے کی زد میں دیندار،سمجھدار قسم کے دینی وعلمی گھرانے کے افراد بھی آرہے ہیں اور بعض دینی ودعوتی جماعتوں سے وابستہ افراد بھی بری طرح اس فتنے کا شکار ہو کر اس کے پرچارک وداعی بنتے نظر آرہے ہیں،العیاذ باللہ!!چوں کفر از کعبہ برخیزو کجا ماند مسلمانی ؟!

بہار جیسا صوبہ جہاں بڑے بڑے اساطین علم پیدا ہوئے جن کی بڑی دینی وعلمی خدمات ہیں،آج ایسا صوبہ شکیلیت کے نرغے میں ہے،بلکہ اب تک کی معلومات میں ملک وبیرون ملک میں جہاں کہیں اس فتنے کے سرغنہ قسم کے لوگ پکڑے گئے ان کا تعلق زیادہ تر بہار کے کسی نہ کسی علاقے سے پایا گیا۔

لہذا علماء بہار کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست بہار سے اس بدنما داغ کو ختم کر دیں اور اس کے تعاقب کے لیے اپنے تن من دھن کی بازی لگادیں۔

اسی طرح ملک کے دیگر صوبوں کی رپورٹیں بھی ہمارے پاس ہیں،جہاں شکیلیت ، گوہر شاہیت اور قادیانیت جیسے ایمان سوز فتنے کھلے عام اپنا جال پھیلائے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں ہماری غیرت ایمانی ہمیں یہ آواز دے رہی ہے۔اَیُنقَصُ الدِّینُ وَ اَنَا حَیّ

تاج ختم نبوت پر کوئی مکار حملہ کرے اور ہم خاموش بیٹھے رہیں،کوئی نبی رحمت کے ناموس رسالت ﷺ کو مجروح کرنے کی کوشش کرے اور ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینگے!یہ علماء حق کا کبھی شعار نہیں رہا ہے۔ہمارے کاندھوں پر وراثت نبوی کا بار گراں ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے نائبین کہلاتے ہیں،دنیا کی آسائشیں سب ختم ہو جانے والی ہیں ہمارے لئے معاش اصل نہیں ہے،ہم خدائے واحد کے دین کے علمبردار اور خاتم الانبیاء کی نبوت وشریعت کے پاسدار ہیں۔

ہمارے اکابر نے نہایت کٹھن حالات میں سر سے کفن باندھ کر عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی ہے،ہم انھیں کے نام لیوا ہیں،بلکہ انھیں کے نام کی روٹیاں توڑتے ہیں،لھذا ہمارا جذبہ ایمانی اور غیرت دینی ہمیشہ بیدار اور زندہ رہنا چاہئے۔

بے شک ہدایت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، مگر ایمان عطا ہونے کے بعد اس کی حفاظت وتقویت کے اسباب ووسائل اپنانے اور اپنے متعلقین کے ایمان کی فکر کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، جس کا کل روزِ محشر ہم سے سوال ہوگا، ایمان کے لٹیروں کے پھیل جانے کے بعد کسی علاقے میں یہ کہہ کر کہ فتنوں کا تذکرہ کرنے سے فتنوں کا پرچار ہوگا اور فتنے بڑھیں گے یہ بڑی ناعاقبت اندیشی اور تساہل ومداہنت کی بات ہوگی، اس لیے کہ اس وقت ملک کا شاید ہی کوئی حصہ ان فتنوں سے محفوظ ہو، اگر فتنوں کا ذکر نہ بھی کیا جائے تو عقیدہ ختم نبوت سمجھانا تو ہم سب کی منصبی ذمہ داری ہے، اور نبی اکرم کی پیشین گوئیاں اس لئے نہیں ہوتیں کہ ہم انہیں پڑھ کر تماشائی بنے رہیں کہ یہ تو ہوکر رہے گا، بلکہ پیشین گوئیوں کا مقصود ہی یہ ہوتا ہے کہ ان کی روشنی میں ہم خود کو اور آنے والی نسلوں کو ان فتنوں سے بچائیں اور ان کے ایمان کی فکر کریں۔ فتنے تو یقینا آئیں گے، مگر ہمیں ان فتنوں سے بچانے کے لئے ہمارے اور ہماری نسلوں کے ایمان کی فکر کرنا از حد ضروری ہے۔ یاایھا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنۡفُسَکُمۡ وَأَھۡلِیۡکُمۡ نارا میں اس کا درس دیا گیا ہے۔

اس تناظر میں پوری قوت کے ساتھ یہ گزارش ہے کہ ہم سب اپنے مکاتب ومدارس، اسکول وکالج، مرد وخواتین کے اداروں اور اپنے اپنے میدان عمل میں نیز اپنے گھروں میں بوڑھوں، جوانوں اور بچوں کے درمیان عقائد کی تعلیم کو خوب عام کریں، اہل علم کے اور دیندار گھرانوں میں بھی فضائل وآداب کے ساتھ عقائد وایمانیات کی تعلیم ضرور کی جائے، حفاظ کرام، ائمہ مساجد وعلماء کرام کے درمیان تربیتی پروگرام کئے جائیں تاکہ انھیں اپنے عقائد پر مکمل انشراح اور مضبوطی حاصل ہو اور وہ ان فتنوں کا تعاقب کرسکیں، حالات یہ بتا رہے ہیں کہ اب کسی گھرانے یا طبقے کا بظاہر کوئی استثناء مشکل ہو رہا ہے کہ یہ اطمینان کرلیا جائے کہ یہ لوگ فتنوں سے محفوظ ہوجائیں گے، دن بہ دن پیش آنے والے حالات نے ہر ایک کے لیے فکرمندی کا درس اور عبرت کا سامان مہیا کیا ہے، لہذا آج سے یہ عہد کر کے

اٹھیں کہ ہمیں اپنے اور اپنی نسلوں کے ایمان کی فکر کرنی ہی ہے اور اسی ایمان پر ہی جینا اور مرنا ہے۔ ان شاء اللہ

میرا یہ پیغام اہل بہار کے لئے خصوصا اور پورے ہندوستان کے لئے عموما، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر پورے عالم میں جہاں کہیں مسلمان اور خوشہ چینان دار العلوم و وابستگان دیوبند موجود ہیں ان سب کے لیے ہے، امید ہے آپ حضرات خاتم الانبیاء کے اس عظیم دین کی حفاظت کے لئے پوری قوت کے ساتھ کھڑے ہوں گے، اپنے نبی کا درد اپنے سینوں میں پیدا کریں گے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے علمبردار بنیں گے، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالی ہم سب کی مدد فرمائے اور خاتم الانبیاء علیہ السلام کے دین کا سچا محافظ بنائے۔ آمین

ذرا غور سے پڑھیں!

کیا کسی دین دار نظر آنے والے شخص نے آپ سے قیامت کی نشانیوں، دجال، حضرت امام مہدی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کچھ بات کی ہے؟ اور یہ کہا ہے کہ دجال آچکا ہے؟ اور حضرت مہدی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آچکے ہیں؟

اگر ایسا ہے تو خبردار رہیں!

اپنی شکل سے دین دار نظر آنے والا یہ شخص شکیل بن حنیف خان کا ایجنٹ ہوسکتا ہے، جس نے مہدی اور عیسیٰ مسیح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے، ایسے گمراہ لوگوں سے ہوشیار رہیں، اور فورا اپنے امام صاحب، قریب کے مدرسہ سے، جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ، رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار، شاخ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دار العلوم دیوبند سے رابطہ کریں۔

Khatame Nabuwwat Apps

ارتدادی فتنوں کے تعلق سے کتابوں کے لئے

مجلس تحفظ ختم نبوت، پٹنہ

جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ بہار

9852724563—9470083120—7004531317

شکیل بن حنیف کذاب کا سیاہ چہرہ

قادیانیوں کی طرح شکیل بن حنیف خان کو ماننے والے بھی مسلمان نہیں ہیں!

مختلف مسالک کے علماء ومفتیان اور دینی تنظیموں کے ذمہ داران کا مشترکہ بیان

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ ایک سچے اور پکے مسلمان کے لیے ایمان سے زیادہ کوئی نعمت عزیز نہیں، اسلام ہی سب سے بڑی نعمت ہے اور قیمتی دولت ہے، یہ نعمت ایمان مسلمانوں کو آقائے دو جہاں نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات بابرکت سے ملی ہے، اسی لیے تمام اہل ایمان آپ ﷺ سے والہانہ عقیدت ومحبت کا رشتہ رکھتے ہیں، مسلمانوں کو نعمت ایمان سے محروم کرنے اور محمد عربی ﷺ سے ان کے رشتۂ عقیدت ومحبت کو ختم کرنے کے لیے خود اسلام ہی کے نام پر مختلف گمراہ فرقے مسلم معاشرہ میں سرگرم عمل ہیں، جیسے خود کو "**احمدیہ مسلم جماعت**" کہنے والا "**قادیانی فرقہ**" جو ایک طویل عرصہ سے اپنے کفریہ عقائد کو پھیلا رہا ہے، اسی طرح اس وقت مسلمانوں میں شکیل بن حنیف کے نام سے ایک نئے دجالی فتنہ نے سر اٹھایا ہے شکیل بن حنیف اپنے بارے میں مہدی اور عیسیٰ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، احادیث میں حضرت مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے متعلق بیان کردہ علامات اور تفصیلات کی گمراہ کن تاویلات کرتا ہے۔

اس لیے تمام مسلمانوں پر واضح کیا جاتا ہے کہ "**شکیل بن حنیف**" کے مہدی اور عیسیٰ مسیح ہونے کا دعویٰ سراسر جھوٹ ہے، یہ شخص خود بھی کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو لوگ اس کے ہاتھ پر یا اس کے نمائندوں کے ہاتھ پر بیعت ہو کر شکیل بن حنیف کو مہدی اور عیسیٰ مسیح مان چکے ہیں وہ بھی مرتد اور دائرۂ اسلام سے باہر ہیں۔

مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو باخبر کیا جاتا ہے کہ وہ شکیل بن حنیف کے دجالی فتنہ سے ہوشیار اور چوکنا رہیں، کہیں بھی اس فتنہ کی طرف دعوت دینے والے لوگ نظر آئیں تو علماء سے رجوع کریں، اس فتنہ کے پیروکاروں سے کوئی میل جول نہ رکھیں، نہ ان سے رشتہ ناطہ رکھیں اور نہ انہیں اپنی مساجد میں آنے دیں، نیز تمام معاملات میں اپنے دین وایمان کی حفاظت کے لیے ان سے بے تعلقی برتیں۔

مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ	مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند	مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی نائب امیر شریعت امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ	قاضی محمد کامل قاسمی قاضی شریعت آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (نئی دہلی)
مولانا جنید عالم ندوی ناظم دارالعلوم الاسلامیہ [illegible] ضلع مغربی چمپارن بہار	مولانا مشہود احمد قادری ندوی سکریٹری جمعیت علماء بہار	مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند	مولانا جلال الدین عمری امیر جماعت اسلامی ہند	مفتی محمد مکرم احمد شاہی امام مسجد فتحپوری دہلی

Published : Rabita Madaris Isamia Arabia, Bihar

Printed at : Indian Arts Offset, Basement of S.B.I., Mahendru, Patna - 6